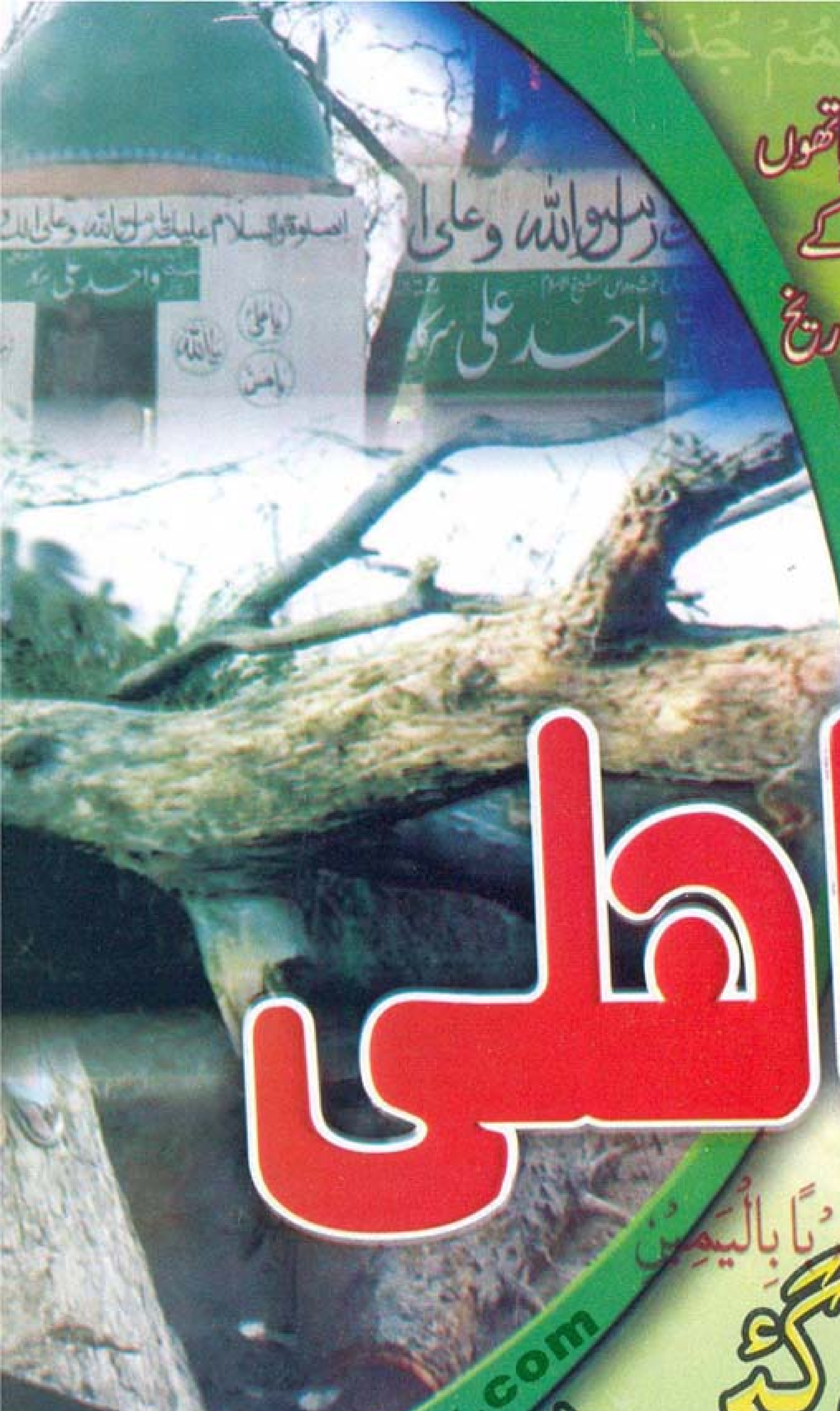

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا

انبیاء و صلحاء کے ہاتھوں
معبودانِ باطلہ کے
کٹ جانے کی تاریخ

اور
ٹاہلی

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ

کٹ گئی

ircpk.com

مؤلف
محمد طیب محمدی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب

اور ٹانگ کٹ گئی

مؤلف .... محمد طیب محمدی

اشاعت: .... اپریل 2011ء

تعداد: 1100سو

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

گزارش احوال واقعی

اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی سے انحراف اور اس کی شریعت سے بغاوت اس کی عبادت سے اعراض کی وجہ سے لوگوں کا یقین واعتماد اللہ تعالیٰ پر نہ ہونے کے برابر ہے، اولاد، صحت، منصب، نوکری، شادی اور خوشحالی کے حصول کے لیے اللہ سے مانگنے اور اس پر اعتماد وتوکل کرنے کی بجائے غیر اللہ کے اڈے اور آستانوں کا رخ کرتے ہیں۔

شیطان کی یہی چال ہے کہ وہ انسان سے ایسا گناہ کروائے جس سے یہ ابدی جہنمی بنے، پہلے تو وہ گناہ کرواتا ہے، پھر گنہگار کو اللہ سے بد دل کرتا ہے اور حاجات کو برلانے کے لیے غیر اللہ کے اڈے دکھا کر شرک کرواتا ہے، تو انسان مٹی کو، حجر کو شجر کو قمر کو قبر کو نفع بخش کہنے لگے جاتا ہے، اور ہر قبر پر اُگے ہوئے شجر کو مشکل کشا، حاجت روا خیال کر کے اس کی پوجا شروع کر دیتا ہے اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والے کو ہر قسم کے نقصان کا مستحق سمجھتا ہے، یعنی یہ خیال کرتا ہے جس نے اس درخت کو کاٹنے کی کوشش کی یہ درخت اسے اذیت ناک سزا دے گا اور درخت کے بزرگ اس کا انجام عبرت ناک بنا دیں گیں۔

یہی خیال رکھنے والوں نے پہاڑی پور میں اہل توحید کو چیلنج کر دیا، جسے قبول کر کے اہل توحید نے دنیا والوں کو بتا دیا کہ یہ درخت اور ٹہنیاں یہ بابے اور مزار نفع ونقصان کی تاثیر نہیں رکھتے، اہل توحید نے ٹاہلی کاٹ کے رکھ دی اور ایک لاکھ روپیہ چیلنج جیت کر اہل قبر کا منہ بند کر دیا، جس کی تفصیل آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جتنے بھی انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے انھوں نے غیر اللہ کے اڈے، آستانے اور معبودان باطلہ کا رد کیا، ابراہیم علیہ السلام نے معبودوں کو توڑ دیا، موسیٰ علیہ السلام نے جلا دیا، نوح علیہ السلام نے بددعا کی: "اللہ ایک بھی نہ چھوڑ۔" امام الانبیاء نے تین سو ساٹھ بت گرائے اور لات، منات، عزیٰ، سواع، ذوالخلصہ کا قلع قمع کروا دیا۔

مجاہدین نے ممالک و بلاد فتح کر کے غیر اللہ کے اڈے ختم کر کے اسلام کا جھنڈا لہرایا، قتیبہ بن مسلم نے سمرقند میں، محمد بن سبکتگین نے سومنات کا مندر گرا کر اسلام کا جھنڈا لہرایا اور آج پہاڑی پور میں اہل توحید نے ٹاہلی کاٹ کر توحید کا جھنڈا لہرا دیا۔

جس دربار اور مزار کو مشکلات و پریشانیوں سے حل کا آستانہ قرار دیتے ہو، وہاں چندہ کیوں ڈالتے ہو، کیا وہ بزرگ تمھارے چندے کا محتاج ہے، یا پھر راز کوئی اور ہے۔ جس قبر پر چادر ڈالتے ہو، وہ چادر استعمال کون کرتا ہے، کیا وہ بزرگ جو قبر میں ہیں، یا وہ بزرگ جو قبر کے اوپر ہیں۔

قبر والے بزرگ کو "سلام" کرتے ہو، گاڑیوں کے پیچھے سلام یا حسین علیہ السلام لکھتے ہوں، جس کا مطلب ہے اے حسین تجھ پر سلامتی ہو، اے بزرگ اللہ تعالیٰ تجھے سلامت رکھے، تجھے ہر قسم کے عذاب اور پریشانی سے محفوظ رکھے جن کے لیے سلامتی کی دعا کرتے ہو، یعنی جو خود سلامتی کے محتاج ہیں، اب ان سے کیا مانگتے ہو، اب ان سے کیوں مانگتے ہو، اس ذات سے کیوں نہیں مانگتے جس ذات سے ڈائریکٹ بغیر کسی واسطے کے حسین رضی اللہ عنہ کے لیے سلامتی مانگتے ہو۔ اپنے لیے اس ذات سے اسی طرح ڈائریکٹ بغیر کسی واسطے کے مانگو وہ ضرور عطا کرے گا، وہ کسی کے واسطے کا محتاج نہیں۔ ﴿اللّٰهُ الصَّمَدُ﴾ "وہ بے نیاز ہے۔"

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فہرست موضوعات

- **تم سب پیچھے ہٹ جاؤ، بابا جانے اور وہابی جانیں** ۷
- پہاڑی پور تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد میں ٹاہلی کاٹنے کا واقعہ ۷
- **سید طیب الرحمان زیدی صاحب کا خطاب** ۱۶
- **بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا انبیاء علیہم السلام کا مشن ہے** ۲۴
- نوح علیہ السلام نے بت پرستوں کے خلاف دعا کی "یا اللہ ایک بھی نہ چھوڑ" ۲۴
- ابراہیم نے قوم کے بت پاش پاش کر دیے ۲۵
- نصیحت ۲۹
- موسیٰ علیہ السلام نے بچھڑے کو جلا کر راکھ سمندر میں بکھیر دی ۳۰
- نصیحت ۳۳
- امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو ساٹھ بت گرا دیئے ۳۳
- خانہ کعبہ سے ابراہیم اور اسماعیل کی تصاویر کو توڑ ڈالا ۳۴
- **سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے بتوں کو پاش پاش کرنے کے لیے قاصد روانہ کیے** ۳۶
- اے علی رضی اللہ عنہ! کوئی بھی مورتی اور اونچی قبر دیکھو، ختم کر دو ۳۶
- لات، منات، عزیٰ کا تعارف اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے ۳۷
- خالد رضی اللہ عنہ! عزیٰ کو ٹکڑے ٹکڑے کر آؤ ۴۱
- عمرو بن عاص نے سواع کو پاش پاش کر دیا ۴۲
- سعد بن زید اشہلی نے تلوار مار کر مناۃ کو توڑ ڈالا ۴۳
- ذوالخلصہ کو ڈھا کر مجھے راحت کیوں نہیں پہنچاتے ۴۳

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قتیبہ بن مسلم نے سمرقند فتح کرکے بت اور مورتیاں جلادیں ۴۵
محمود بن سبکتگین نے سومنات کو گرادیا ۴۹
چشمہ "عین العافیہ" کا خاتمہ ۵۰
* **نفع ونقصان کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے** ۵۵
چاند سورج کو گرہن کسی کی موت وحیاۃ پر نہیں لگتا ۵۵
ستارہ کسی کی موت وحیاۃ پر نہیں گرتا ۵۷
بارش برسنے پر کئی مؤمن ہوئے اور کئی کافر ۵۸
حجر اسود نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتا ۶۰
کوئی آستانہ ہمارا بھی تو ہو جہاں مرادیں پوری ہوں ۶۱
اے عدی! اس صلیب کو اتار دے ۶۴
کیا وہاں جاہلیت میں کوئی بت تو نہیں تھا؟ ۶۵
جو اللہ نبی چاہے، یہ نہ کہہ ۶۶
* **قبر پرستی پر آپ ﷺ کی برہمی** ۷۰
شروع اسلام میں قبروں کی زیارت سے ممانعت ۷۰
قبروں کی زیارت کیوں؟ ۷۲
بہت زیادہ قبرستان جانے والی عورتوں پر لعنت ۷۳
قبروں کو چونا گچ کرنے سے ممانعت ۷۴
قبروں پر چراغاں کرنے والوں پر لعنت ۷۴
قبروں پر عمارت اور اس کی مجاوری سے ممانعت ۷۴
قبرستان میں نماز پڑھنے سے ممانعت ۷۵
یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت ۷۶
آخری وقت قبر پرستی کے متعلق آپ ﷺ کا وعظ ۷۸
کیا میری قبر پر بھی سجدہ کرو گے؟ ۷۸

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تم سب پیچھے ہٹ جاؤ، بابا جانے اور وہابی جانیں

بہاڑی پور تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد میں تالی کاٹنے کا واقعہ:

اسلام آباد میں ایک علاقہ غوری ٹاؤن ہے، وہاں ایک اہلحدیث محمد اکرم رہتے ہیں، اسی علاقے میں گورنمنٹ ایف جی ماڈل سکول کا ایک ٹیچر ہے جس کا نام غلام مصطفیٰ باجوہ ہے۔ یہ غلام مصطفیٰ باجوہ کٹر قسم کا حنفی بریلوی ہے اور مرنے کے بعد بزرگوں سے نفع اور نقصان کا عقیدہ رکھنے کے ساتھ ساتھ اس عقیدے کی تبلیغ بھی کرتا ہے۔ ماسٹر غلام مصطفیٰ باجوہ کی اکرم بھائی کے ساتھ اکثر گفتگو ہوتی رہتی تھی جس میں محمد اکرم بھائی ماسٹر غلام مصطفیٰ باجوہ کو قرآن وحدیث سے دلائل دیتے رہتے تھے جب وہ دلائل میں لاجواب ہو جاتا تھا تو وہ کہتا تھا کہ میرے پیر صاحب نے محکمہ انہار والوں کو درخت اٹھانے نہیں دیا اگر آپ کے دلائل درست ہیں تو پریکٹیکل کر کے دیکھ لیتے ہیں۔ اگر تم وہ درخت اٹھا لو تو تم سچے اور اگر درخت نہ اٹھا سکو تو میں سچا اور میرے بزرگ سچے۔ اگر تم وہ درخت اٹھا لو تو میں تمہیں ایک لاکھ روپیہ انعام بھی دوں گا اور اہلحدیث عقیدہ بھی قبول کروں گا۔ لیکن محمد اکرام بھائی کہتے کہ جب آپ کا قرآن و حدیث پر ایمان نہیں تو آپ درخت اٹھانے کے بعد بھی نہیں مانیں گے۔ کیونکہ اصل عقیدہ تو قرآن وحدیث پر ہونا چاہیے اور درخت والی بات کو ٹال دیتے۔ جبکہ ماسٹر غلام مصطفیٰ درخت کے حوالے سے چڑھائی کر دیتا کہ میدان میں آؤ، بھاگتے کیوں ہو۔ لیکن بھائی محمد اکرم کے ایک بیٹے ہیں جن کا نام محمد عمر ہے اور وہ 9th کلاس میں پڑھتے ہیں، جو کہ غوری ٹاؤن میں ایک دودھ دہی کی دوکان پر دودھ پینے آتے تھے تو ماسٹر غلام مصطفیٰ اس سے کہتا تھا کہ تمہارا باپ بھاگ گیا ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

10 فروری بروز جمعرات کو اسی دودھ والی دوکان پر ماسٹر غلام مصطفیٰ بھائی محمد اکرم کے بیٹے محمد عمر کے ساتھ اس طرح درخت کے بارے میں چیلنج کر رہا تھا اور لاکھ روپیہ انعام کا اعلان کر رہا تھا کہ ایک اہلحدیث بھائی شیخ محمد اقبال بھی دودھ لینے آ گئے۔ جب شیخ اقبال نے ماسٹر غلام مصطفیٰ باجوہ کو چیلنج کرتے سنا تو شیخ اقبال نے ماسٹر غلام مصطفیٰ باجوہ کا چیلنج قبول کرتے ہوئے کہا کہ میں تمہارا چیلنج ابھی اور اسی وقت قبول کرتا ہوں۔ چلو سانگلہ ہل اور درخت دکھاؤ۔ ہم درخت کاٹنے اور اٹھانے کے لیے تیار ہیں۔ ادھر ماسٹر غلام مصطفیٰ باجوہ بھی تیار ہو گیا کہ ٹھیک ہے، ابھی چلتے ہیں۔

رات 10 بجے وہ دونوں گاڑی پر سانگلہ ہل جانے کے لیے بیٹھ گئے اور صبح 5 بجے سانگلہ ہل باغوالی مسجد میں پہنچ گئے۔ وہاں ذوالفقار علی بٹ اور حبیب اللہ بھائی اور دیگر بھائیوں سے ملاقات کی، مسجد کی انتظامیہ تیار ہو گئی۔ چنانچہ طے ہوا کہ ساری باتیں اشٹام پر لکھی جائیں گی، اشٹام کی تحریر اس طرح لکھی گئی:

ایگریمنٹ مابین فریقین

فریق اوّل: غلام مصطفیٰ باجوہ ولد چوہدری غلام رسول قوم جٹ باجوہ سکنہ چک 137 / ب پہاڑی پور تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد حال مقیم محلہ ربانی آباد، ڈھوک گنگال راولپنڈی۔

فریق دوم: محمد اقبال ولد عبدالشکور قوم شیخ سکنہ مکان نمبر 895 گلی نمبر 15 محلہ غوری ٹاؤن کھنہ ایسٹ گنگال اسلام آباد۔

یہ کہ مابین فریقین ایک درخت شیشم (ٹالی) جو کہ دربار بابا واحد سرکار واقع چک 139 / ب گھمی تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد پر اُگی ہوئی ہے۔ فریق اوّل کا موقف ہے کہ اگر فریق دوئم شیشم کا درخت (ٹالی) وہاں سے اٹھا کر لے جائے تو شیشم کا درخت (ٹالی) فریق دوئم کا ہوگا اور بطور انعام بھی میں مبلغ ایک لاکھ روپے فریق دوئم کو دوں گا۔ اگر فریق دوئم شیشم کا درخت نہ اٹھا پایا تو فریق دوئم بھی فریق اوّل کو

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بطور انعام ایک لاکھ روپے فریق اوّل کو دے گا۔

یہ کہ طے پایا ہے کہ اگر فریق دوئم شیشم کا درخت اٹھانے میں کامیاب ہوگا تو فریق اوّل مسلک حق اہلحدیث میں شمولیت کا اعلان کرے گا۔اور اگر فریق دوئم شیشم کا درخت اٹھانے میں ناکام ہوگا تو فریق دوئم مسلک حق بریلوی اہل سنت میں شمولیت کا اعلان کرے گا۔یہ کہ اگر دربار بابا واحد سرکار کی جانب سے کوئی بھی نقصان ہوا تو تمام تر ذمہ داری فریق دوئم کی ہوگی۔

یہ کہ محکمہ نہر اور علاقہ کے عوام کی تمام تر ذمہ داری فریق اوّل پر ہوگی۔ بندا تحریر ہذا پڑھ کر سن کر سمجھ کر درست تسلیم کر کے اور روبرو گواہان تحریر کر دیا تا کہ سند موجود رہے۔11-02-11 سانگلہ ضلع ننکانہ صاحب۔غلام مصطفیٰ ولد چوہدری غلام رسول فریق اوّل۔شناختی کارڈ نمبر: 3-3120808-37405۔محمد اقبال ولد عبدالشکور فریق دوئم۔شناختی کارڈ نمبر:3-1887479-61101۔گواہ فریق اوّل: میاں محمد یوسف ولد میاں عبدالمجید قوم آرائیں، غلہ منڈی، سانگلہ ہل۔گواہی فریق دوئم: ذوالفقار علی بٹ ولد محمد سلیم بٹ، سکنہ وارڈ نمبر 3 پرانا ٹھورچ روڈ سانگلہ ہل۔

جب اشٹام لکھا جا چکا تو ماسٹر غلام مصطفیٰ باجوہ نے اس اشٹام کی نقلیں کرا کے بریلویوں کی تمام مساجد میں تقسیم کیں۔ اسی لیے وقوعہ پر سینکڑوں لوگ جمع ہو گئے۔ماسٹر غلام مصطفیٰ باجوہ کو اپنے پیر پر اتنا یقین تھا کہ اس نے مطالبہ کیا کہ میڈیا کو بھی بلایا جائے۔اسی وجہ سے پنجاب .T.V کی میڈیا ٹیم موقع پر پہنچی۔جب پولیس کو پتہ چلا تو پولیس نے مداخلت کی کوشش کی لیکن ماسٹر غلام مصطفیٰ باجوہ نے پولیس کو مطمئن کر دیا کہ یہاں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہوگا، میں اس کی پوری ذمہ داری لیتا ہوں۔ چنانچہ پولیس وقوعہ پر پہنچی ضرور لیکن اس نے کسی قسم کی مداخلت نہیں کی۔ چنانچہ غلام مصطفیٰ باجوہ بریلوی نے پنجاب ٹی وی کے نمائندے ندیم اختر بٹ کو اس طرح انٹرویو دینا شروع کیا۔

بریلوی (غلام مصطفیٰ باجوہ)*

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

جناب والا! عرض یہ ہے کہ مسلک کی، مذہب کی بدعقیدگی کا عروج ہے۔ اس کا توڑ دکھانے کے لیے دنیا کو یہ میرے بزرگ ہیں بابا جی واحد سرکارؒ۔ ان کو تقریباً 45 سال ہوگئے ہیں دنیا سے پردہ فرمائے ہوئے۔ آندھی آئی ہے، یہ درخت ہے جو انہوں نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اسے 35 سال ہوگئے ہیں۔ آندھی سے یہ گرا ہے۔ یہ درخت جناب والا محکمہ نہر کی ملکیت ہے۔ محکمہ نہر نے اٹھانے کی کوشش کی ہے لیکن اٹھایا نہیں گیا۔ نہر پکی بن رہی ہے۔ انہوں نے اسے ہٹانے کی بھی کوشش کی ہے لیکن ہٹایا نہیں گیا ہے۔

بابا جی اس درخت کو نہیں ہٹانے دیتے۔ میں نے یہ مباہلہ کیا ہے بلکہ چیلنج کیا ہے۔ ایک لاکھ روپیہ انعام دوں گا۔ جو بندہ درخت اٹھالے جائے اپنے استعمال میں کرلے۔ اس بندے کو کسی قسم کی کوئی مشکل دنیا کی (ہماری) طرف سے نہیں ہوگی۔

بابا جی واحد سرکار کا میں ذمہ دار نہیں۔ وہ جو بھی نقصان پہنچائے وہ ان کا اپنا مشن ہے اس سے میرا تعلق نہیں۔ البتہ دنیا جتنے بھی میرے بہن بھائی دنیا اکٹھی ہوئی ہوئی ہے یہاں ان شاء اللہ تعالیٰ ان کو کسی قسم کا ان کے رستے میں خلل پیدا نہیں ہونے دوں گا۔ یہ اپنا درخت اٹھالے جانے میں کامیاب ہوجائیں، میں ان کو لاکھ روپیہ بھی دوں گا، اہل حدیث بھی ہوجاؤں گا۔ ٹھیک ہے جناب!

جو معاہدہ ہوا ہے وہ لکھا ہے۔ اس کے اوپر بھی یہی لکھا ہے۔ اگر یہ درخت اٹھانے میں کامیاب نہ ہوئے تو یہ سارے اہل حدیث بریلوی مسلک اختیار کرلیں گے۔ یہ لڑائی ہماری کسی قسم کی نہیں۔ حق کو تلاش کرنے کی ایک کوشش ہے۔ جس میں

---

* غلام مصطفیٰ باجوہ کی گفتگو بغیر کسی ردّ و بدل وتصحیح کے اسی طرح لکھ دی گئی ہے۔

میں بھی سرکردہ ممبر ہوں اس چیز کا۔ انہوں نے بھی اس چیز کو قبول کیا ہے کہ جناب ولی جو ہیں وہ زندگی میں ہیں۔ زندگی کے بعد کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن ان شاء اللہ میرا یہ 100 فیصد یقین ہے کہ اللہ کے فضل و کرم کے ساتھ کامیابی اللہ مجھے دے گا۔ بابا جی واحد سرکار میرے اس جذبے کی لاج رکھتے ہوئے اپنے مشن کو قائم و دائم رکھے گا۔ جس طرح انہوں نے پہلے نہیں ملنے دی، یہ آپ کے سامنے یہاں نہر نکلنی تھی، محکمہ نہر کی کرینیں یہاں بے بس ہو گئی ہیں۔ انہوں نے نہر نکالی، پیچھے سے بھی نہر نکالی گئی۔ آگے سے بھی نہر نکالی گئی۔ آپ کے احاطے میں جہاں ہم کھڑے ہیں جہاں نہر نکالی جانی تھی، لیکن بابا جی نے نہر نہیں نکالنے دی۔ کرینیں بے بس ہو گئیں۔ بند ہو گئیں۔ اس کو دھکیلنے کی اسی کرین کے ساتھ کوشش کی گئی لیکن یہ کرین بھی بے بس ہو گئی۔ یہ ہمارے مشاہدے ہیں۔

اگلی بات یہ ہے کہ پورا دن ایک سانپ بابا جی کے گلے کے اوپر اپنا سر رکھ کر بابا جی کے روضے مبارک کے اوپر سارا دن جسم رکھ کر سارا دن بیٹھا رہا ہے۔ دنیا جس طرح آج مخلوق اکٹھی ہوئی ہے، اسی طرح سارا دن دنیا مخلوق اکٹھی ہوئی تھی۔ جو پیسے ڈالتا تھا سانپ اپنا سر دوسری طرف کر لیتا تھا، جب پیسے ڈال لیتا تھا سانپ پھر اپنا سر گلے کے اوپر رکھ لیتا تھا۔

یہ ہمارا مباہلہ ہے۔ میری سارے بھائیوں سے التجاء ہے کہ ہر میرا بھائی جو بھی یہاں میرے سامنے کھڑا ہے آرام سے اس پل پہ چلے جاؤ ان بھائیوں کو جگہ دیں۔ یہ بھائی اپنا جناب والا درخت کاٹیں، بابا جی جانیں یہ جانیں، کوئی بندہ نعرہ بازی نہیں کرے گا۔ کوئی بندہ نعرہ بازی نہیں کرے گا۔ آپ سب میرے مہمان ہیں۔

اہلحدیث (ذوالفقار علی بٹ)

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

میری تمام بھائیوں سے یہ گزارش ہے سلام کے بعد کہ ہمارا جس طرح بھائی

غلام مصطفیٰ نے بیان کیا ہے بالکل اسی طرح معاہدہ ہوا ہے۔ یہ زبانی کلامی نہیں ہوا بلکہ اشٹام لکھا گیا ہے۔ اور ہم الحمد للہ اپنی زبان پر قائم ہیں۔ باجوہ صاحب بھی ان شاء اللہ اپنی زبان پر قائم ہیں۔ ہمارے پاس بھائی اقبال صاحب مصطفیٰ باجوہ صاحب یہ راولپنڈی سے تشریف لائے ہیں۔ صبح جب انہوں نے بتایا کہ ہمارا اس موضوع پر مباہلہ ہے ہم نے ان سے کہا کہ ہم ان شاء اللہ آپ کے ساتھ ہیں۔ بھائی اقبال صاحب وہاں راولپنڈی سے تشریف لائے ہیں۔ یہ ہمارے مسلک کے ہیں۔ ہم نے ان سے کہا کہ بالکل اسی طرح ہی ہے۔ بابے، ولی اللہ جب زندہ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو کرامات دیتا ہے۔ ان سے دعائیں کرائی جاتی ہیں، ولی اللہ سے۔ یہ دعاؤں کے ہم بھی قائل ہیں۔ ولیوں کو ہم مانتے ہیں۔ جو ولیوں کو نہیں مانتے ہم بھی ان کو مسلمان نہیں مانتے لیکن ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ ولی فوت ہونے کے بعد کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ ہم یہ کہتے ہیں: "یہ مکھی بھی اپنی قبر سے نہیں اٹھا سکتے ہیں۔ صرف یہ ہی نہیں بلکہ مکھی بھی اپنی قبر سے نہیں اڑا سکتے"۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ مکھی ان سے کھانا لے جاتی ہے اڑا کے یہ تو وہ بھی واپس نہیں کر سکتے۔ یہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ جن کی تم پوجا پاٹ کرتے ہو یہ بھی میرے پیدا کیے ہوئے ہیں، انہوں نے کوئی چیز نہیں بنائی۔

ہمارا ان شاء اللہ پُر امن، یہ صرف اصلاحی مباہلہ ہے۔ یا ہم بریلوی ہو جائیں گے یا یہ اہلحدیث ہو جائیں گے۔ تمام بھائی جو مسلک رکھتا ہے، جو بابوں کو مانتا ہے اس کو بابے کا واسطہ وہ پل پہ چلا جائے۔ جو اللہ کو مانتا ہے، وہ اللہ کا عقیدہ رکھ کر پل پہ چلا جائے۔ جن بھائیوں کی ہم ڈیوٹی لگائیں گے وہ درخت کاٹیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ فیصلہ حق اور سچ کا ہوگا۔ ان شاء اللہ سب کے سامنے یہ کاٹا جائے گا، مقابلہ کوئی نہیں، ہمارا جھگڑا کوئی نہیں، ہمارا یہ کام برائے اصلاح ہے۔ حق کی تلاش ہے، میں داد دیتا ہوں مصطفیٰ باجوہ صاحب کو سارے بھائیوں کو جو یہاں تشریف لائے ہیں۔ آپ نے دور جا کے نظارہ کرنا ہے اللہ تعالیٰ ہمارا ساتھ دیتا ہے کہ ہم کو کوئی نقصان دیتا ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اس کے بعد اہل حدیث حضرات نے آرے اور کلہاڑے لے کر درخت کو کاٹنا شروع کر دیا۔ اور آیت جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اونچی آواز میں پڑھنا شروع کر دیا۔ سب سے پہلے کلہاڑا بھائی حبیب اللہ نے مارا اور مولانا محمد اسحاق خطیب جامع مسجد اہلحدیث باغ والی سانگلہ ہل نے کلہاڑے سے وار کیا اس کے بعد سب نے مل کر آرے چلانے شروع کر دیے اور درخت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور ٹرالی پر لادنا شروع کر دیا۔ جب درخت ٹرالی پر لاد چکے تو دوبارہ انٹرویو اس طرح شروع ہوا۔

اہلحدیث: الحمدللہ ثم الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے حق، مسلک حق اہل حدیث کو فتح دی ہے۔ جو ہماری بات ہوئی تھی، اللہ تعالیٰ نے ہم کو فتح دی ہے، ہم نے درخت کاٹ دیا ہے۔ اور باجوہ صاحب ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی ہیں۔ میں میں اُمید کرتا ہوں جو انہوں نے ہم سے زبان کی ہے، یہ ساری دنیا کے سامنے مسلک حق کا اعلان کریں گے۔ ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ نے مسلک حق کو فتح دی ہے اور میں باجوہ صاحب اپنے بھائی سے کہوں گا کہ اپنے Comments دیں۔

بریلوی: درخت لے جانے کی میں نے ان کو بات کہی ہے۔ یہ اپنا پورا درخت لے جائیں۔ ٹھیک ہے جی انہوں نے ٹہنیاں کاٹی ہیں۔ وہ انہوں نے لادی ہیں۔ باقی درخت بھی یہ کاٹیں۔ آج نہیں کاٹ سکتے بے شک کل آکے کاٹ لیں۔

اہلحدیث: نہیں! نہیں! ہم آج ہی ان شاء اللہ کاٹ کے لے کر جائیں گے۔

بریلوی: آج ہی کاٹ کر لے کر جاؤ۔ آپ کاٹ رہے ہو اس میں کوئی شک نہیں۔ میں نے ان سے یہ بات کہی ہے کہ آپ درخت کاٹ لو، درخت بھی آپ کا، لاکھ روپیہ میں انعام بھی دوں گا۔ جو میں نے بات کی ہے۔

نمائندہ (پنجاب ٹی وی): دوسری بات اہل حدیث ہونے والی؟

بریلوی: اہلحدیث جناب انہوں نے یہ بات مسجد میں کہی میں نے یہ کوئی بات

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نہیں کی۔ بعد میں انہوں نے لکھ دیا میں نے کوئی بات نہیں کی۔ لیکن میں نے اپنا مسلک تبدیل نہیں کرنا۔ جناب عالی میں نے مسلک تبدیل نہیں کرنا۔

اہلحدیث: میں باجوہ صاحب کو یاد کرانا چاہتا ہوں۔ باجوہ صاحب نے اس سے پہلے، کام شروع کرنے سے پہلے، انٹرویو دیا تھا اور انہوں نے واضح طور پر کہا تھا، اگر یہ درخت کاٹ لیں، لے جائیں، درخت بھی ان کا، لاکھ روپیہ بھی ان کا اور میں مسلک اہلحدیث بھی قبول کروں گا۔

بریلوی: انٹرویو میں میں نے یہ کوئی بات نہیں کہی۔

اہلحدیث: ہم نے بھی یہ بات کہی تھی کہ اگر ہم درخت کاٹ کر نہ لے جاسکے تو ہم بریلویت اختیار کرلیں گے۔ اگر بھائی کو اب یہ بات بھول گئی ہے یہ اس سے منحرف ہونا چاہتے ہیں تو یہ میڈیا On The Record بات ہے۔ ان شاءاللہ کوئی پردے والی بات نہیں۔

اس کے بعد درخت کے ٹکڑے باغوالی مسجد کے سامنے کھلے صحن میں لا کر رکھے گئے، کچھ ٹکڑے گلیوں میں پڑے ہوئے تھے لوگ آ کر ان ٹکڑوں کو دیکھتے تھے اور تبصرے کرتے تھے۔ دوسرے دِن باغوالی مسجد میں جلسہ رکھا گیا جس میں اسلام آباد سے سید طیب الرحمن زیدی کو بلایا گیا، انہوں نے شرک کے ردّ میں زبردست تقریر کی۔ دوسرے دِن غلام مصطفیٰ باجوہ سے لاکھ روپیہ انعام کے لیے رابطہ کیا تو اس نے 24 فروری جمعرات کو آنے کا کہا۔ جب ذوالفقار بٹ ابودجانہ اور شیخ اقبال ان کے علاوہ چار ساتھی غلام مصطفیٰ باجوہ کے پاس گئے اور لاکھ روپیہ وصول کرلیا۔ برصغیر کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے جو ریکارڈ ہوا ہے جس کی ویڈیو بنی ہے اور یہ توقع کی جا رہی ہے کہ اس سے لوگوں کے اندر جو وہم پیدا ہو چکا ہے کہ بزرگ مرنے کے بعد دنیا میں کسی کو نفع یا نقصان دے سکتے ہیں اس ویڈیو کو دیکھنے کے بعد لوگ اس حقیقت کو جان لیں گے کہ مرنے کے بعد بزرگ کچھ بھی نہیں کر سکتے بلکہ ان کو خود دعاؤں کی

ضرورت ہوتی ہے۔

جب سٹیزن ڈیفنس کی ٹیم نے پنجاب ٹی وی کے سانگلہ ہل کے نمائندے اور ٹی وی جرنلسٹ ایسوسی ایشن سانگلہ کے صدر ندیم اختر بٹ سے اس واقعے کے حوالے سے اوران کے اپنے عقیدے کے حوالے سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں بریلوی مکتبہ سے تعلق رکھتا ہوں۔لیکن اس واقعے کے حوالے سے میرا خیال ہے کہ اس واقعے سے پہلے بزرگوں کے بارے میں لوگوں میں غلط فہمی موجود تھی کہ ہوسکتا ہے کہ بزرگ مرنے کے بعد بھی کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں لیکن اس واقعے کے بعد یہ غلط فہمی دور ہوگئی ہے کہ مرنے کے بعد بزرگ کچھ کر سکتے ہیں۔جب ندیم بٹ سے غلام مصطفیٰ باجوہ کے حوالے سے پوچھا کہ اس نے یہ جو مباہلہ کیا ہے اس نے غلط کیا ہے یا درست؟ تو بٹ صاحب نے جواب دیا کہ اس نے بالکل غلط کیا ہے جس چیز پر پردہ پڑا ہوا تھا اس پردے کو اس نے اہلحدیثوں سے چاک کروا دیا ہے، اب ہم بزرگوں کا دفاع کرنے کے قابل نہیں رہے۔اب تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ سب نفع اور نقصان اکیلے اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ہم نے ندیم اختر بٹ کا شکریہ ادا کیا اور واپسی کے لیے روانہ ہوگئے۔

مرتب: عامر اشفاق خلیفہ

بشکریہ سٹیزن ڈیفنس گوجرانوالہ

یکم مارچ تا ۷ مارچ

سید طیب الرحمان زیدی صاحب کا خطاب [1]

نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ.

جو کام آج اہل سانگلہ ہل کی جماعت نے کیا ہے۔ یہ کام ان سے پہلے ان کے پیغمبر امام الانبیاء نے بھی کیا تھا۔ ان سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے بھی کیا تھا۔ ان سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بابا سے کہا تھا: کیا آپ ان مورتیوں اور بتوں پر اعتکاف کر کے، مجاور بن کر بیٹھے ہو، یہ کوئی نیا کام نہیں ہے۔ لیکن خوشی کا عالم ہے اور آج میں کہوں گا اصل جہاد یہ جہاد ہے۔ "آج نہیں تو کل اہل شرک سوچیں گے۔ آخر ہمارے مشکل کشا نے ہماری مدد کیوں نہ کی"۔ اللہ کرے اس واقعہ کو دیکھ کر اہل شرک توبہ کریں اور ان کو یقین ہو کہ فوت شدہ بزرگ کچھ نہیں کر سکتے۔ پہلے تو یہ سنا کرتے تھے کہ مشکل کشا صرف ایک ہے اسے اللہ کہا جاتا ہے۔ مدد کرنے والا، حاجت روا، سننے والا بھی ایک ہے۔ لیکن مشرکوں کے ہر بستی میں مختلف تھے۔ ہر بستی کا اپنا مشکل کشا تھا۔ یہاں ہی نہیں بلکہ یہ بات معروف ہے جب اہل توحید نے مجھے دعوت دی (اس وقت زیدی صاحب قبروں کی پوجا پاٹ کرنے والوں میں سے تھے) کہ یہ قبر پرستی اسلام نہیں

---

[1] ٹالی کاٹنے کے بعد پہاڑی پور میں ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس میں سید طیب الرحمان نے خطاب کیا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہے۔ شاید میں نے زندگی میں یہ بات پہلے نہ سنی ہو۔ میں نے بھی کہا تھا کہ پیر اُرجن شیر اتنا حاوی ہے کہ تمہارا بڑے سے لے کر چھوٹے تک کو پیس کر رکھ دے گا۔ اس وقت کے اہل شرک نے بھی کہا تھا۔ (اہل ایمان کو دعوت دی تھی)۔ ان بزرگوں کی توہین نہ کرو۔ رب محمد ﷺ کی قسم ہے۔ ہم کبھی کسی بزرگ کی توہین نہیں کرتے۔ توہین تو تم کرتے ہو ان بزرگون کے رب کی۔ ان بزرگوں کے رب کو چھوڑ کر ان بزرگوں کو مشکل کشا بنا لیتے ہو۔

﴿وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝۲۰﴾ (النمل:۲۰)

"اور جن جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے، بلکہ وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں"۔

آج یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ تم نے قرآن کو نہیں مانا، اہل توحید نے تم کو عملی طور پر دکھا کر کہا کہ یہ قرآن کی زندہ تصویر ہے۔ اب تو قرآن کو قبول کر لو۔ یہ قرآن تمہیں کھلا پیغام دے رہا ہے۔ آج نہیں صدیوں پہلے جتنے دنیا میں بنائے ہوئے مشکل کشا تھے۔ بنائے ہوئے حاجت روا تھے۔ سمیع اور بصیر تھے۔ عزت اور ذلت کے مالک تھے۔ نفع اور نقصان کے مالک تھے۔ ہر دور کے ہر پیغمبر نے کہا یہ کچھ نہیں کر سکتے۔ یہی پیغام پیغام محمد ﷺ ہے۔ یہی پیغام پیغام توحید ہے۔ یہی پیغام پیغامِ رب ہے۔ یہی پیغام محمد ﷺ کی حدیث ہے۔ اہل ایمان! آج جس طرح تم نے محنت کی ہے۔ اہل شرک سے تم نے لکھوایا ہے۔ پھر ٹاہلی کو کاٹ دیا ہے اس سے بڑھ کر اور ثبوت کیا چاہیے، لیکن ہدایت تو اسی کے ہاتھ میں ہے۔ ابو طالب بھی کہا کرتا تھا۔ بھتیجے تو سچا پیغمبر ہے میں جانتا ہوں کہ دین آسمانی دین ہے۔ لیکن تمہارے دین کو میں قبول نہیں کرتا۔ نقصان پیغمبر کو نہ ہوا۔ بلکہ اہل شرک کا ہوا۔

اہل شرک کو یہ دعوتِ عام ہے۔ یہ ٹاہلی پڑی رہے۔ یہ تنے پڑے رہیں۔ جس کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ یہ درخت بزرگ نے لگایا ہے، لوگ اسے دیکھیں اور پھر یہ یقین کر لیں کہ فوت شدہ کچھ بھی کرنے پر قادر نہیں۔ پیر بہار شاہ کے بارے میں بھی یہی مشہور ہے۔ ہمارے اسلام آباد کے سید پور کے اندر بھی یہی معروف ہیں۔ دو اکٹھی سڑکوں کو اس لیے کاٹ دیا گیا کہ اس بڑ کے درخت کے نیچے شاہ صاحب نے چلاکشی کی تھی۔ محنتیں کی تھیں۔ میں نے اسلام آباد کے اندر بھی کہا ہے۔ آج تمہیں بھی کہہ رہا ہوں۔ جب مجھے خبر ملی تو میں نے کہا تھا اس سید زادے کے ہاتھ میں مشینری دو۔ تم پیچھے ہٹ جاؤ، مردے ہم سے جانیں اور ہم مردوں سے جانیں۔ یہی بات تو تم نے کی ہے۔ مجھے اس بھائی نے کہا کہ ہم نے کہا تھا: زندوں کو تم ہٹا لو بابا جانیں اور وہابی جانیں۔ اگر وہ بابا ہمیں نقصان پہنچا سکے، اللہ کی قسم! سانگلہ ہل کے نوجوان ہی نہیں، زیدی بھی تمہارا مسلک قبول کر لے گا۔ جاؤ! جب تک ہمارے جسم میں جان ہے، زیدی کے جسم میں جان ہے، قیامت تک تمہیں چیلنج دے رہا ہوں۔ صرف برصغیر کے اندر ہی نہیں، دنیا کے کسی کونے میں تم بتلاؤ۔ زندوں کی ذمہ داری تمہاری ہے، مردے جانیں اور یہ زیدی جانیں۔ رب محمد ﷺ کی قسم ہے، دنیا میں کوئی ذاتِ انواط نہ اہل ایمان کے پہلے استادوں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے چھوڑا تھا اور نہ محمد ﷺ کے یہ پروانے چھوڑیں گے۔ یہ ذات انواط نیا نہیں ہے، اللہ کے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کی قوم جس کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں، بنی اسرائیل کو جب اللہ نے توحید کی دعوت سمجھائی۔ دریاؤں کے اندر سے انہیں کس نے نکالا تھا؟ فرعون کو غرق کس نے کیا تھا؟ اتنی ساری اللہ کی قدرت کی نشانیاں بنی اسرائیل دیکھ چکے لیکن دریا پار اترتے ہی بت پرستوں کے ایک گروں کو ایک درخت کے آس پاس اعتکاف بیٹھے دیکھتے ہی موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے کہ "ہمارے لیے بھی کوئی چیز مقرر کر دیجیے تا کہ ہم بھی اس کی عبادت کریں۔ جیسے کہ ان کے معبودان کے سامنے ہیں"۔ یہ کافر لوگ کنعانی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تھے، ایک قول ہے کہ لخم قبیلہ کے تھے، یہ گائے کی شکل بنائے ہوئے اس کی پوجا کر رہے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال سے محض ناواقف ہو، تم نہیں جانتے کہ اللہ شریک و مثیل سے پاک اور بلند تر ہے۔ یہ لوگ جس کام میں مبتلا ہیں۔ وہ تباہ کن ہے اور ان کا عمل باطل ہے۔ ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکے شریف سے حنین کو روانہ ہوئے تو راستے میں انہیں بیری کا وہ درخت ملا جہاں مشرکین مجاور بن کر بیٹھا کرتے تھے اور اپنے ہتھیار وہاں لٹکایا کرتے تھے، ان کا نام ذات انواط تھا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ایک ذات انواط ہمارے لیے بھی مقرر کر دیں۔ آپ نے فرمایا، اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم نے قوم موسیٰ علیہ السلام جیسی بات کہہ دی کہ ہمارے لیے بھی معبود مقرر کر دیجیے۔ جیسا ان کا معبود ہے جس کے جواب میں حضرت کلیم اللہ نے فرمایا، تم جاہل لوگ ہو، یہ لوگ جس شغل میں ہیں، وہ ہلاکت خیز ہے اور جس کام میں ہیں، وہ باطل ہے۔ (تفسیر طبری: ۱۳/ ۸۲)

مسند احمد کی روایت میں ہے کہ یہ درخواست کرنے والے حضرت ابو واقد لیثی تھے، جواب سے پہلے یہ سوال سن کر آنحضرت کا اللہ اکبر کہنا بھی مروی ہے اور یہ بھی کہ آپ نے فرمایا کہ تم بھی اپنے اگلوں کی سی چال چلنے لگے۔

پیر واحد علی اکیلا نہیں، دنیا جہان مے پیر ہیں۔ کیکر کے درخت ہیں۔ شاہ جہاں کی قبر پر بیری کا درخت ہے۔

ان درختوں پر جھنڈے باندھتے ہو، سرخ اور سبز کپڑے لٹکاتے ہو، اور کہتے ہو: اس میں عزت ہے۔ اس میں ذلت ہے، نفع و نقصان کا اختیار یہی رکھتے رکھتے ہیں۔ او لوگو! موسیٰ کلیم اللہ نے قوم کو یہی پیغام دیا تھا:

﴿ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

درخت عزت کا مالک نہیں، نفع کا مالک نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کو کہا تھا:

﴿ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ اَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴾

"یہ مردہ ہیں، زندہ نہیں، اور انہیں یہ بھی شعور نہیں کہ یہ کب اٹھائے جائیں گے"۔

﴿ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى ﴾ (النمل:۸۰)

"آپ ان مردوں کو سنا نہیں سکتے"۔

پہاڑی پور میں پیر واحد علی کا ذات انواط ہے۔ میرے اسلام آباد میں بری سرکار کا ذات انواط ہے۔

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہمارے لیے بھی ذات انواط بنائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درخت نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان کا مالک ہے۔ بیعت رضوان کا درخت ہے، جہاں محمد رسول اللہ ﷺ نے چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لی تھی۔ تیری یہ ٹاہلی بیعت رضوان کے درخت سے اعلیٰ نہیں ہو سکتی۔ تیرا صرف ایک ہی پیر نہیں بلکہ دنیا جہاں کے سارے پیر جمع ہو جائیں، میرے محمد ﷺ کی جوتی پر قربان۔ جس درخت کے نیچے محمد ﷺ بیٹھے ہوں وہ درخت تیری ٹہنیوں سے تیری ٹاہلیوں سے اعلیٰ وافضل ہے۔ اب ذرا جہالت کی دنیا سے نکل، علم کی دنیا میں آ، سید زادے سے بات کر کے دیکھ۔ یہ زیدی تمہارا تھا، آج ان کا کیوں ہوا ہے؟ تمہارے اندر شرک کی گندگی ہے، ان کے اندر توحید کی خوشبو ہے۔

خلافت عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا لوگ بیعت رضوان والے درخت کے پاس برکت حاصل کرنے کے لیے جاتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں اس درخت کو ہی گرا دیا۔ زید بن عمرو بن نفیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چچا اسلام کے ظہور سے قبل ہی غیر اللہ کے نذر و نیاز اور چڑھاوے سے بری تھے۔ ایک دفعہ قریش

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کی دعوت میں حاضر ہوئے اور انہیں پکار کر کہا اے قریشیو! یہ بکری جس کا گوشت کھا رہے ہو اسے اللہ نے پیدا کیا ہے۔ تم اسے غیر اللہ کے لیے کیوں ذبح کرتے ہو؟ آ تجھے قرآن پڑھنا چاہیے:

﴿ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ ﴾

"یقیناً اس نے حرام کر دیا ہے تم پر مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو چیز بھی غیر اللہ کے لیے پکاری جائے"۔

میں تجھے دعوت کسی بزرگ کی نہیں، پیر کی نہیں، فقیر کی نہیں، درویش کی نہیں، بلکہ اس رب کریم کی دعوت دے رہا ہوں جس نے تجھے بھی پیدا کیا ہے اور تیرے بابے کو بھی پیدا کیا ہے۔

زمین سے کھیتیاں اللہ نے اگائی ہیں۔ آسمان بغیر ستونوں کے اللہ نے کھڑا کیا ہے۔ اس میں چاند سورج ستارے اللہ نے چمکائے ہیں۔ بتاؤ کسی اور نے یہ کیا ہو؟ اس کا نام لو۔ جب تم کہتے ہو ستاروں کا مالک، سورج کا مالک، چاند کا مالک، آسمان کا مالک، زمین کا مالک، درخت کا مالک اللہ ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اہلحدیث درخت کو کاٹے اور بابا کچھ نقصان پہنچا سکے۔

اللہ کے بندو! کھلی ہوئی دلیل آپ نے دیکھی۔ اس سے بڑی کیا دلیل آپ دیکھیں گے۔ عین الیقین، حق الیقین ہو چکا ہے۔ آ میں تجھے دعوت فکر دیتا ہوں۔ تو اپنی قبر کو ٹھنڈا کر، مولوی قیامت کے دِن نہیں بچا سکیں گے، کوئی بابا کام نہیں آئے گا۔ ایک اللہ ہے، اسی کی ملکیت ہے، او لوگو! یہ بزرگ کیا کر سکتے ہیں، فوت ہو جاتے ہیں۔

میں جب شرک کی دلدل میں پھنسا ہوا تھا، میں اپنے بزرگ بابے پیر ارجن

شریف کی قبر پر پہنچا۔ ہم بھی اسی کے مجاور، گدی نشین تھے۔ آج بھی اس کی قبر موجود ہے۔ اہل توحید نے دعوت دی کہ یہ بابے یہ قبر والے کچھ نہیں کر سکتے۔ میں نے اس بات کو آزمانے کے لیے بزرگوں کی پگڑی سرھانے سے اٹھا کر پائنتی پر رکھ دی اور کہنے لگا دیکھتا ہوں بزرگ مجھے پکڑتے ہیں یا نہیں۔ اللہ کی قسم! اگر وہ پکڑ لیتا تو کبھی وہابی نہ بنتا۔ اگر آج پہاڑی پور کا بزرگ ان اہلحدیثوں کو پکڑ لیتا تو صرف یہی نہیں بلکہ سینکڑوں تمہارے ہو جاتے۔ میں کہوں گا اس ٹاہلی (شیشم) کو یادگار کے طور پر رکھ لو اور نامی نیٹ کر دو کہ یہ وہ چیلنج ہے جو ہر قبر پرست کیا کرتا ہے۔

آؤ! آج دیکھ لو! اس چلنج کو اہلحدیثوں نے توڑ کے رکھ دیا ہے۔ اللہ کی قسم! ہم تو اس پیغمبر کو ماننے والے ہیں جس نے توحید کے بوٹے لگا کر شرک کے دروازوں کو بند کیا تھا، آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں، اس دھرتی پہ اہل توحید ہی رہیں گے۔ یہ دھرتی رب کی ہے۔ اہل توحید اللہ کے نظام کو قائم کریں گے۔

آؤ عقیدہ صحیح کر لو۔ اللہ کی قسم مردہ کچھ نہیں کر سکتا۔ کیا تم اسے نہاتے نہیں ہو؟ اسے کفن نہیں پہناتے؟ مولوی کو بلا کر اسے غسل اور وضو نہیں کرواتے۔ کیا وہ اپنے ہاتھ پر دستانہ چڑھا کر اس کی شرمگاہ کو نہیں دھوتا؟ سب کچھ کرتے ہو، وہ پھر کوئی حرکت نہیں کرتا۔ اگر کچھ کر سکتا ہوتا تو کہتا تم پیچھے ہٹ جاؤ میں خود ہی سب کچھ کر لوں گا۔ اللہ کی قسم! ہمارا مسلک بالکل سچا اور سُچا ہے۔ نہ قرآن سے اعلیٰ کوئی کتاب ہے نہ پیغمبر ﷺ سے اعلیٰ کو رہنما ہے۔ پھر شاہ صاحب کو قبر میں دفنا دیتے ہو، کبھی شاہ صاحب نے یہ نہیں کہا میرے لیے قبر نہ کھودو۔ میری چارپائی واپس لاؤ میں قبر میں نہیں اترنا چاہتا، نہ کبھی شاہ صاحب چارپائی سے اتر خود قبر میں داخل ہوئے ہیں، کیا آپ کے علاقہ میں داخل ہوئے ہیں؟ کسی ولی کی کوئی کرامت ہو، میرے خاندان کے سینکڑوں افراد ہیں، زیدی اور نقوی ہیں۔ سب سید زادے ہیں۔ کوئی ان میں سے خود نہ قبر میں داخل ہو سکا نہ اپنا غسل کر سکا۔ آج تک نہیں ہوا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اللہ کی قسم! مردہ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اگر کرنے کے قابل ہوتے تو لات منات عرب کے بڑے بڑے بزرگ ودّ سواع یعوق نسر یغوث پیغمبر کریم ﷺ کو کوئی بات ہی نہ کرنے دیتے۔ میں پورے پاکستان میں فی سبیل اللہ توحید کی دعوت پھیلا رہا ہوں۔ کوئی روپیہ پیسہ نہیں لیتا۔ میری تقریریں اور تحریریں گواہ ہیں۔ میں صرف ایک موضوع پر ہی گفتگو کرتا ہوں اور وہ موضوع ہے توحید۔ اگر یہ بزرگ کچھ کرنے پر قادر ہوتے تو پھر مجھے تقریریں ہی نہ کرنے دیتے، مجھے چلنے کے قابل نہ چھوڑتے۔

آخری بات، مجھے بتاؤ! جب یہ بزرگ نہیں تھے، تب اللہ تھا؟ یقیناً تھا۔ وہ اللہ اس وقت کے انسانوں کی مشکلیں حل کرتا تھا۔ اللہ کی قسم! اللہ بھی مشکل کشا ہے، آپ کا بھی مشکل کشا ہے۔ ساری کائنات کا مشکل کشا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توحید پر قائم دائم رکھے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کا مشن ہے

پہاڑی پور میں اہل توحید نے یہ کام کوئی پہلی مرتبہ نہیں کیا، بلکہ یہ کام انبیاء کرام علیہم السلام کرتے رہے ہیں اور اسی مشن کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو مبعوث کیا کہ غیر اللہ کے اڈے، آستانے دنیا سے ختم کر دیئے جائیں اور صرف ایک اللہ کے در پر سب کو جھکا دیا جائے۔

نوح علیہ السلام نے بت پرستوں کے خلاف دعا کی "یا اللہ ایک بھی نہ چھوڑ":

نوح علیہ السلام اپنی قوم کو توحید کی دعوت دیتے رہے، ساڑھے نو سو سال قوم کو سمجھایا:

﴿ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝۱۴ ﴾

(العنکبوت: ۱۴)

"اور ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان میں ساڑھے نو سو سال تک رہے، پھر تو انہیں طوفان نے دھر پکڑا اور وہ تھے بھی ظالم"۔

لیکن قوم مکرتی کرتی رہی اور ایسے درباروں کو سجا کر پوجا پاٹ کرتی رہی۔ نوح علیہ السلام نے سمجھ لیا کہ یہ کبھی بھی ماننے والے نہیں بلکہ ان کی نسلیں بھی ان ہی کی پیروی میں یہی کام کریں گی، تو ہاتھ اٹھائے اور ان کے نیست و نابود کے لیے دعا کر دی۔

﴿قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ
وَ وَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ۟ۚ وَ مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۟ۚ وَ قَالُوْا لَا
تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّ لَا يَغُوْثَ وَ
يَعُوْقَ وَ نَسْرًا ۟ۚ وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ۬ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا
ضَلٰلًا ۝ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ يَجِدُوْا
لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝ وَ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى
الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا
عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝﴾ (نوح: ۲۱ تا ۲۷)

"نوح (علیہ السلام) نے کہا اے میرے پروردگار! ان لوگوں نے میری تو نافرمانی کی اور ایسوں کی فرمانبرداری کی جن کے مال و اولاد نے ان کو (یقیناً) نقصان ہی میں بڑھایا ہے۔ اور ان لوگوں نے بڑا سخت فریب کیا۔ اور کہا انہوں نے کہ ہر گز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور نہ ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو (چھوڑنا)۔ اور انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا، (الٰہی) تو ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا۔ یہ لوگ بہ سبب اپنے گناہوں کے ڈبو دیئے گئے اور جہنم میں پہنچا دیئے گئے اور اللہ کے سوا اپنا کوئی مددگار انہوں نے نہ پایا۔ اور (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میرے پالنے والے! تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے سہنے والا نہ چھوڑ۔ اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو (یقیناً) یہ تیرے (اور) بندوں کو (بھی) گمراہ کر دیں گے اور یہ فاجروں اور ڈھیٹ کافروں ہی کو جنم دیں گے"۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ابراہیم علیہ السلام نے قوم کے بت پاش پاش کر دیے:

ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا، لیکن انہوں نے ایک نہ مانی۔ ان کے بت اور مورتیوں کی حقیقت ان کے سامنے آشکار کی اور اللہ عزوجل کا تعارف کروایا:

﴿وَ لَقَدْ اٰتَیْنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا بِهٖ عٰلِمِیْنَ ۝۵۱ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْۤ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝۵۲ قَالُوْا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِیْنَ ۝۵۳ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۵۴ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ ۝۵۵ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝۵۶﴾ (الانبیاء: ۵۷)

"یقیناً ہم نے اس سے پہلے ابراہیم (علیہ السلام) کو اس کی سمجھ بوجھ بخشی تھی اور ہم اس کے احوال سے بخوبی واقف تھے۔ جبکہ اس نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیاں جن کے تم مجاور بنے بیٹھے ہو کیا ہیں؟ سب نے جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو انہی کی عبادت کرتے ہوئے پایا۔ آپ نے فرمایا! پھر تو تم اور تمہارے باپ دادا سبھی یقیناً کھلی گمراہی میں مبتلا رہے۔ کہنے لگے کیا آپ ہمارے پاس سچ مچ حق لائے ہیں یا یوں ہی مذاق کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں در حقیقت تم سب کا پروردگار تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے جس نے انہیں پیدا کیا ہے، میں تو اسی بات کا گواہ اور قائل ہوں"۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کے بت خانے، جو ان کا معبد خانہ تھا، میں جا کر تمام بتوں کو پاش پاش کر دیا۔ بڑے بت کو چھوڑ دیا تا کہ مشرک لوگ اس سے پوچھیں اور جب جواب نہ ملے تو اسے خود توڑ ڈالیں کہ تو بڑا کس لیے ہے اگر تو ان کی حفاظت نہیں کر سکتا؟ اور اگر تو ان کی حفاظت نہیں کر سکا تو پھر ہماری حفاظت کیسے کر سکتا ہے؟ لیکن ہدایت اللہ کے پاس ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ البتہ ابراہیم علیہ السلام نے یہ جہاد کیا، یہ انبیاء کرام کا مشن ہے۔

﴿وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝﴾ (الانبیاء: ۵۷، ۵۸)

"اور اللہ کی قسم جب تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے تو میں تمہارے بتوں سے ایک چال چلوں گا۔ پھر ان کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا مگر ایک بڑے (بت) کو (نہ توڑا) تا کہ وہ اس کی طرف رجوع کریں"۔

﴿فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝﴾

(الصافات: ۹۰ تا ۹۳)

"تب وہ ان سے پیٹھ پھیر کر لوٹ گئے۔ پھر ابراہیم ان کے معبودوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ تم کھاتے کیوں نہیں؟ تمہیں کیا ہوا ہے تم بولتے نہیں؟ پھر ان کو داہنے ہاتھ سے مارنا (اور توڑنا) شروع کیا"۔

جب قوم اپنے میلے سے واپس آئی اور معبد خانے کی حالت دیکھی تو بجائے ان کی ریخت و شکست دیکھ کر ایمان لانے کے ان کے دفاع پر تیار ہو گئی۔ اگر یہیں سوچتے کہ ہم نے ان کا دفاع کرنا ہے تو پھر یہ کس کام کے ہیں لیکن ہدایت خوش قسمت لوگوں کے مقدر میں ہے:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

﴿ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٥٩ قَالُوْا
سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۝٦٠ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى
اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ۝٦١ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا
بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝٦٢ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ
اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝٦٣ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝٦٤ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَاۗءِ
يَنْطِقُوْنَ ۝٦٥ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّ
لَا يَضُرُّكُمْ ۝٦٦ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ ۝٦٧ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝٦٨
قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝٦٩ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا
فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝٧٠ ﴾ (الانبیاء: ۵۹ تا ۷۰)

"کہنے لگے کہ ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کس نے کیا؟ ایسا شخص تو یقیناً ظالموں میں سے ہے۔ بولے ہم نے ایک نوجوان کو ان کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا تھا جسے ابراہیم کہا جاتا ہے۔ سب نے کہا اچھا اسے مجمع میں لوگوں کی نگاہوں کے سامنے لاؤ تاکہ سب دیکھیں۔ کہنے لگے! اے ابراہیم کیا تو نے ہی ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے۔ آپ نے جواب دیا بلکہ اس کام کو ان کے بڑے نے کیا ہے تم اپنے خداؤں سے ہی پوچھ لو اگر یہ بولتے چالتے ہیں۔ پس یہ لوگ اپنے دلوں میں قائل ہو گئے اور کہنے لگے واقعی ظالم تو تم ہی ہو۔ پھر اپنے سروں کے بل اوندھے ہو گئے (اور کہنے لگے کہ) یہ تو تجھے بھی معلوم ہے کہ یہ بولنے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

چالنے والے نہیں۔ اللہ کے خلیل نے اسی وقت فرمایا افسوس! کیا تم اللہ کے علاوہ ان کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں کچھ بھی نفع پہنچا سکیں نہ نقصان۔ تف ہے تم پر اور ان پر جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ کیا تمہیں اتنی سی عقل بھی نہیں؟ کہنے لگے کہ اسے جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے۔ ہم نے فرما دیا اے آگ! تو ٹھنڈی پڑ جا اور ابراہیم کے لیے سلامتی (اور آرام کی چیز بن جا!)۔ گو انہوں نے ابراہیم کا برا چاہا، لیکن ہم نے انہیں ناکام بنا دیا"۔

نصیحت:

ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو یہ نکتہ سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ جنہیں تم خود بناتے ہو، وہ تمہارے کس کام آسکتے ہیں۔ اس الٰہ کی عبادت کیوں نہیں کرتے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اور وہ تمہارے اعمال کا بھی خالق ہے۔ یہی بات آج ہم قبوریوں کو کہتے ہیں کہ جس کی قبر مزار تم خود بناتے ہو تم خود اسے غسل دیتے ہو تم خود اسے قبر میں اتارتے ہو اور وہ بے بس بے جان جسم تمہارے آگے پڑا ہوا ہے، پھر اس پر منوں مٹی ڈالتے ہو، وہ اب تمہارے نفع و نقصان کا مالک کیسے بن گیا؟

﴿ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝٩٥ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝٩٦ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۝٩٧ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ۝٩٨ ﴾ (صافات: ۹۵ تا ۹۸)

"تو آپ نے فرمایا تم انہیں پوجتے ہو جنہیں (خود) تم تراشتے ہو۔ حالانکہ تمہیں اور تمہاری بنائی ہوئی چیزوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔ وہ کہنے لگے اس کے لیے ایک مکان بناؤ اور اس (دہکتی ہوئی) آگ میں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اسے ڈال دو۔ انہوں نے اس (ابراہیم) کے ساتھ مکر کرنا چاہا لیکن ہم نے انہی کو نیچا کر دیا"۔

موسیٰ علیہ السلام نے بچھڑے کو جلا کر راکھ سمندر میں بکھیر دی:

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی ملاقات کے لیے طور پر بلایا۔ موسیٰ علیہ السلام نے نیابت ہارون علیہ السلام کو دی اور طور پر چلے گئے۔ پیچھے سامری نے قوم کو ورغلا کر ان کے زیورات اکٹھے کیے اور ان کا بچھڑا بنا دیا۔ بچھڑا بنانے کے بعد کہنے لگے یہ تمہارا بھی الٰہ ہے اور موسیٰ کا بھی۔ موسیٰ بھول گئے ہیں۔ اگر قوم میں ذرا سی بھی عقل ہوتی تو کہتے سامری تو جسے خود اپنے ہاتھ سے بنا رہا تھا اب اسی کو اپنا الٰہ قرار دے رہا ہے۔ اسے کوئی بات پوچھیں تو بتاتا نہیں۔ اگر اس کی آواز ہے تو پھر ہمارے سوالات کا جواب دے۔ لیکن شیطان ایسے لوگوں کی عقل پر پردہ ڈال کر انہیں بصیرت سے محروم کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو طور پر ہی بتا دیا کہ سامری نے تیری قوم کو گمراہ کر دیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام غضبناک واپس لوٹے اور قوم کو کھری کھری سنائیں:

﴿قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدْتُمْ أَنْ يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُمْ مَوْعِدِي ﴿٨٦﴾ قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَا أَوْزَارًا مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا فَكَذَٰلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾ أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ

اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّ لَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾ وَ لَقَدْ قَالَ لَهُمْ
هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَ
اَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا
مُوْسٰى ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿۹۲﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ
اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿۹۳﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَ لَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ
خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَ لَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿۹۴﴾
قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿۹۵﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ
فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَ كَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ
نَفْسِيْ ﴿۹۶﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۠
وَ اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ
عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ
الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ
عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَ قَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿۹۹﴾

(طٰهٰ:۸۵تا۹۹)

"فرمایا! ہم نے تیری قوم کو تیرے پیچھے آزمائش میں ڈال دیا اور انہیں سامری نے بہکا دیا ہے۔ پس موسیٰ سخت غضبناک ہو کر رنج کے ساتھ واپس لوٹے، اور کہنے لگے کہ اے میری قوم والو! کیا تم سے تمہارے پروردگار نے نیک وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا اس کی مدت تمہیں لمبی معلوم ہوئی؟ بلکہ تمہارا ارادہ ہی یہ ہے کہ تم پر تمہارے پروردگار کا غضب نازل ہو؟ کہ تم نے میرے وعدے کا خلاف کیا۔ انہوں نے جواب دیا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کہ ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے ساتھ وعدے کا خلاف نہیں کیا۔ بلکہ ہم پر زیورات قوم کے جو بوجھ لاد دیئے گئے تھے انہیں ہم نے ڈال دیا، اور اسی طرح سامری نے بھی ڈال دیئے۔ پھر اس نے لوگوں کے لیے ایک بچھڑا نکال کھڑا کیا یعنی بچھڑے کا بت، جس کی گائے کی سی آواز بھی تھی، پھر کہنے لگے کہ یہی تمہارا بھی معبود ہے اور موسیٰ کا بھی، لیکن موسیٰ بھول گیا ہے۔ کیا یہ گمراہ لوگ یہ بھی نہیں دیکھتے کہ وہ تو ان کی بات کا جواب بھی نہیں دے سکتا اور نہ ان کے کسی برے بھلے کا اختیار رکھتا ہے۔ اور ہارون نے اس سے پہلے ہی ان سے کہہ دیا تھا اے میری قوم والو! اس بچھڑے سے تو صرف تمہاری آزمائش کی گئی ہے، تمہارا حقیقی پروردگار تو اللہ رحمٰن ہی ہے، پس تم میری تابعداری کرو اور میری بات مانتے چلے جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ موسیٰ کی واپسی تک تو ہم اسی کے مجاور بنے بیٹھے رہیں گے۔ موسیٰ کہنے لگے اے ہارون! انہیں گمراہ ہوتا ہوا دیکھتے ہوئے تجھے کس چیز نے روکا تھا۔ کہ تو میرے پیچھے نہ آیا۔ کیا تو بھی میرے فرمان کا نافرمان بن بیٹھا۔ ہارون نے کہا اے میرے ماں جائے بھائی! میری داڑھی نہ پکڑ، اور سر کے بال نہ کھینچ، مجھے تو صرف یہ خیال دامن گیر ہوا کہ کہیں آپ یہ (نہ) فرمائیں کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کا انتظار نہ کیا۔ موسیٰ نے پوچھا سامری تیرا کیا معاملہ ہے۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے وہ چیز دکھائی دی جو انہیں دکھائی نہیں دی، تو میں نے فرستادہ کے نقش قدم سے ایک مٹھی بھر لی اسے اس میں ڈال دیا۔ اسی طرح میرے دِل نے یہ بات میرے لیے بنا دی۔ کہا اچھا جا دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہی ہے کہ تو کہتا رہے کہ مجھے نہ چھونا، اور ایک اور بھی وعدہ تیرے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ساتھ ہے جو تجھ سے ہرگز نہ ٹلے گا، اور اب تو اپنے اس معبود کو بھی دیکھ لینا جس کا اعتکاف کیے ہوئے تھا کہ ہم اسے جلا کر دریا میں ریزہ ریزہ اڑا دیں گے۔ اصل بات یہی ہے کہ تم سب کا معبود برحق صرف اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی پرستش کے قابل نہیں۔ اس کا علم تمام چیزوں پر حاوی ہے۔ اسی طرح ہم تیرے سامنے پہلے کی گزری ہوئی واردا تیں بیان فرما رہے ہیں اور یقیناً ہم تجھے اپنے پاس سے نصیحت عطا فرما چکے ہیں"۔

نصیحت:

موسیٰ علیہ السلام کو قوم کی اس حرکت پر بڑا غصہ آیا کہ انہوں نے ایک بچھڑے کو معبود مان لیا ہے۔ پھر اپنے بھائی ہارون پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے برہم ہوئے کہ میرے بعد انہیں یہ کام کرنے کیوں دیا ہے۔ پیغمبر کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا جب تک سامری کو سزا نہیں سنائی اور بچھڑے کو جلا کر راکھ سمندر میں نہیں بکھیر دی۔ اور بچھڑے کو جلانے تک کسی بھی مصلحت کو آڑے نہیں آنے دیا۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو ساٹھ بت گرا دیئے:

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت اپنے ہاتھوں سے تین سو ساٹھ بتوں کو چھڑی سے زمین پر پٹخ دیا اور جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ کا تلبیہ پکارا، اور اعلان کر دیا قیامت تک اب کعبۃ اللہ میں بت نہیں پوجے جائیں گے۔

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهُ بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

وَجَعَلَ يَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ [1]

"عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اس وقت کعبہ کے ارد گرد تین سو ساٹھ بت تھے، آپ ﷺ اپنی چھڑی کے ساتھ انہیں گراتے اور ساتھ ساتھ کہتے جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ"۔

خانہ کعبہ سے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی تصاویر کو توڑ ڈالا:

صحیح بخاری میں ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کعبہ کی طرف آئے تو آپ ﷺ نے اس کے اندر جانے سے انکار کر دیا، کیونکہ کعبہ کے اندر مشرکوں نے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی تصاویر رکھی تھیں۔ آپ ﷺ نے انہیں کعبہ سے باہر نکلوایا اور توڑ ڈالا، پھر آپ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ اَبٰى اَنْ يَّدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيْهِ الْاٰلِهَةُ فَاَمَرَ بِهَا فَاُخْرِجَتْ فَاَخْرَجُوْا صُوْرَةَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْمَاعِيْلَ فِيْ أَيْدِيْهِمَا الْاَزْلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِيْ نَوَاحِيْهِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ۔

"ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ آئے تو آپ ﷺ نے بیت اللہ میں داخل ہونے سے انکار کر دیا کیونکہ بیت اللہ میں الٰہ رکھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں نکالنے کا حکم دیا۔

---

[1] بخاری کتاب المظالم والغضب، رقم: ۲۴۷۸۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

چنانچہ انہیں نکال دیا گیا، ان میں ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی تصاویر تھیں اور ان کے ہاتھوں میں قسمت آزمائی کے تیر "پانسے" پکڑائے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کو برباد کرے، اللہ کی قسم یہ لوگ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ انہوں نے کبھی پانسے نہیں پھینکے، اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس کے کونوں میں اللہ اکبر کہا اور نماز پڑھی۔ [1]

---

[1] صحیح بخاری کتاب الحج باب من کبر فی نواحی الکعبة، رقم: ۱۶۰۱.
صحیح بخاری (۳۳۲۵) میں ہے: حَتّٰی أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو ان تصاویر کو مٹا دیا گیا"۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سید الاولین والآخرین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بتوں کو پاش پاش کرنے کیلیے قاصد روانہ کیے

اے علی رضی اللہ عنہ! کوئی بھی مورتی اور اونچی قبر دیکھو، ختم کر دو:

عَنْ اَبِی الْهَيَّاجِ الْاَسَدِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيٌّ: اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ.❶

"ابو الہیاج اسدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کام پر مامور نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مامور و مبعوث فرمایا تھا، کہ تم ہر مورتی کو مٹا دو اور ہر اونچی قبر کو برابر کر دو"۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مورتی اور قبر کو برابر کرنے کے لیے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کے لیے عبرت ہے کہ جس علی رضی اللہ عنہ کا صرف نام تم لیتے ہو انہوں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے قبروں اور مورتیوں کو برابر کر دیا تھا، اور تم ہو کہ اونچی اونچی قبریں بنا کر ان کے مجاور اور پجاری بن کر بیٹھے ہو۔

غور کرو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو اس کام پر مقرر کیا جو کہ رسول اللہ

---

❶ مسلم، کتاب الجنائز، باب الامر بتسویة القبر، رقم: ۹۶۹۔
أبو داؤد، رقم: ۳۲۱۸۔ ترمذی، رقم: ۱۰۴۹۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ﷺ کے داماد ہیں اور علی رضی اللہ عنہ نے اس کام پر ابو الهیاج اسدی کو مقرر کیا جو کہ علی رضی اللہ عنہ کے داماد ہیں۔

لات، منات، عزیٰ کا تعارف اور ان کے ٹکڑے:

ایک مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان بتوں اور ان کی عبادت کی کیفیت کو پہچانے، نیز ان بتوں کے تعلق سے مشرکین کے شرک کی حقیقت کیا تھی، اس کا بخوبی ادراک کرے، تاکہ شرک کی ان صورتوں کو موجودہ دور کے شرک پر منطبق کر سکے اور توحید و اخلاص اور شرک و کفر میں فرق و امتیاز بالکل نکھر کر سامنے آجائے۔

(۱) **اللات:** مشرکین مکہ اللات کو اللہ سے مشتق مانتے تھے، بعض تو اسے نعوذ باللہ، اللہ کا مونث قرار دیتے تھے۔ یہ ایک سفید رنگ کی چٹان تھی جس پر نقش و نگار کیا گیا تھا، طائف کے ایک گھر کے اندر تھا، اس پر خانہ کعبہ کی طرح پردہ بھی ڈال دیا گیا تھا، اور باقاعدہ اس کے خدمت گار موجود تھے جو اس کی خدمت کے لئے وقف تھے، اس کے ارد گرد ایک وسیع صحن تھا، اہل طائف اس کی پوجا بھی کرتے اور اس کے ذریعے عرب کے دیگر قبائل (علاوہ قریش) پر فخر بھی کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے بنو ثقیف کو اسلام کی ہدایت عطا فرمادی تو رسول اللہ ﷺ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو طائف روانہ فرمایا جنہوں نے اسے گرا کر اس کے تمام ٹکڑوں کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنادیا۔

عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن زبیر، مجاہد، حمید اور ابوصالح وغیرہ "اللات" کی تاء کو مشدد پڑھا کرتے تھے ان کا بیان ہے کہ "اللات" نامی ایک نیک شخص تھا جو حاجیوں کو ستو گھول کر پلاتا تھا، جب اس کا انتقال ہوا تو لوگوں نے اس کا بت گھڑ کر اس کی قبر کی مجاورت اور پوجا شروع کر دی۔ (صحیح بخاری)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ جب اللات کا انتقال ہوا تو عمرو بن لحی نے لوگوں سے کہا کہ یہ مرا نہیں بلکہ چٹان کے اندر چلا گیا ہے، چنانچہ لوگوں نے اس چٹان کی پوجا شروع کر دی اور اس پر قبہ نما گھر بھی تعمیر کر ڈالا۔

اب یہاں قابل غور حقیقت یہ ہے کہ موجودہ دور میں بھی شرک کی مذکورہ تمام صورتیں موجود ہیں۔ بزرگوں اور بعض دفعہ تو انتہائی بد چلن لوگوں کی قبروں پر قبے بن جاتے ہیں، ان قبروں کی مجاورت بھی ہوتی ہے اور عبادت بھی، لوگ آکر انہیں پکارتے ہیں اور ان سے اپنی مشکلات کا حل طلب کرتے ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

(۲) **العزی:** مشرکین نے اپنے بت العزیٰ کا نام اللہ تعالیٰ کے نام "العزیز" سے مشتق کیا تھا۔ ابن جریر فرماتے ہیں یہ ایک درخت تھا جس پر عمارت تعمیر کر دی گئی اور اس عمارت کو بھی غلاف پہنا دیا گیا۔ یہ مکہ اور طائف کے درمیان واقع تھا اور مشرکین اس کی بہت تعظیم کرتے تھے، ابو سفیان نے جنگِ اُحد کے موقع پر فخریہ انداز میں اسی کا نام لیا تھا:

لنا عزی ولا عزی لکم.

"ہمارے لیے عزیٰ ہے تمہارا کوئی عزیٰ نہیں ہے"۔

جس کا جواب دینے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا، کہو:

اللہ مولانا ولا مولی لکم. [1]

"اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں"۔

امام نسائی کی روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کر لینے کے

---

[1] یہ حدیث کا جزء ہے۔ صحیح بخاری، المغازی (۴۰۴۳) عن البراء رضی اللہ عنہ۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بعد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو عزیٰ کی طرف روانہ فرمایا، جنہوں نے وہاں موجود درختوں کو کاٹ دیا، پھر نبی ﷺ کو خبر دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابھی تم نے کچھ بھی نہیں کیا، دوبارہ جاؤ۔ چنانچہ وہ دوبارہ گئے، تو اس کے تمام مجاور اپنے بچاؤ کے لیے پہاڑوں میں روپوش ہو گئے ان کی زبانوں پر یا عزیٰ، یا عزیٰ کا ورد تھا۔ جب خالد بن ولید مزید قریب آئے تو یکایک ایک عورت باہر نکلی جو بالکل برہنہ تھی، اس کے بال کھلے ہوئے تھے اور ان بالوں پر وہ بھر بھر کے مٹی ڈال رہی تھی۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے تلوار کے ایک ہی وار سے اس کا کام تمام کر دیا، پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (عورت) در حقیقت عزیٰ تھی۔ [1]

ابن ہشام فرماتے ہیں: عزیٰ میں سے لوگ آوازیں سنا کرتے تھے (جو اسی عورت کی آوازیں تھیں)۔

ابو صالح فرماتے تھے: عزیٰ کے پاس ان کا انداز عبادت یہ تھا کہ وہ چونکہ کھجور کا درخت تھا لہٰذا اس پر وہ دھاگے اور کپڑے باندھا کرتے تھے۔

کیا آج یہ سب کچھ نہیں ہو رہا ہے؟ مختلف مقامات پر مختلف درختوں کو متبرک مان کر ان پر دھاگے اور کپڑے نہیں باندھے جا رہے؟ ایسے درختوں کے پاس جانور ذبح نہیں کیے جا رہے؟! (واللہ المستعان)

(۳) **منات:** یہ مکہ اور مدینہ کے درمیان "قدید" کے قریب مشلل مقام پر ایک بت تھا۔ خزاعہ، اوس اور خزرج اس کی تعظیم کرتے تھے، بلکہ حج کے لئے آتے تو یہیں سے احرام باندھ کر تلبیہ پڑھنا شروع کرتے، وہ منات کو اللہ تعالیٰ کے اسم "المنان" سے مشتق سمجھتے تھے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس کا نام مناۃ

---

[1] یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔ ابو نعیم فی الدلائل ص (۴٦٩) عن ابی الطفیل بسند حسن۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اس لئے تھا کہ اس کے پاس حصولِ برکت کے لئے کثرت سے خون بہایا جاتا تھا۔ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ نے جناب علی رضی اللہ عنہ کو اسے توڑنے کے لئے روانہ فرمایا اور یوں اس کا نام ونشان صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔

ابن اسحاق اپنی سیرت کی کتاب میں فرماتے ہیں: عرب نے کعبۃ اللہ کے ساتھ کچھ طواغیت بنا رکھے تھے، یہ مختلف گھر تھے جن کی وہ بیت اللہ کی طرح تعظیم کیا کرتے تھے، اس کے وقف خدام بھی ہوتے اور ان گھروں کو غلاف بھی پہناتے تھے، ان گھروں کے لئے قربانیاں روانہ کی جاتیں اور ان کے پاس ذبح کی جاتیں۔ نیز بیت اللہ کی طرح ان کا طواف بھی کیا جاتا۔ اور وہ کعبۃ اللہ کو ان تمام گھروں سے افضل مانتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ بیت اللہ درحقیقت ابراہیم علیہ السلام کا گھر اور ان کی مسجد تھی۔

ابن اسحاق نے جو عرب کے شرک کے حالات بتائے ہیں آج بعینہٖ وہ سب کچھ موجودہ دور کے قبر پرست کر رہے ہیں، بلکہ بہت کچھ اضافہ بھی کر چکے ہیں۔ واللہ المستعان!

اللہ تعالیٰ نے **قرآن مجید** میں مشرکین مکہ کی بت پرستی کی روش کا رد فرمایا اور ان کے اس عمل و اعتقاد کو محض کذب و افتراء قرار دیا، اور فرمایا یہ معبودانِ باطلہ اور ان کے مجوزہ نام تمہاری اور تمہارے آباء و اجداد کی اختراع ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے بارے میں کوئی دلیل اور حجت وارد نہیں ہے۔ تمہاری دلیل صرف اتباعِ ظن ہے یعنی تم نے اپنے آباء واجداد کے مسلک کی صداقت کا ظن قائم کر کے ان کی پیروی کرتے ہوئے ان شرکیہ اعمال کو وارد رکھا ہے۔ (آج بھی قبر پرستوں اور مبتدعین کے پاس اصل حجت آباء واجداد اور قوم و برادری کی تقلید ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں)۔ اللہ تعالیٰ نے **سورۃ نجم (۵۳)** میں ارشاد فرمایا:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

﴿وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ؀﴾

"ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے"۔

حافظ ابن کثیر اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے واضح حق اور حجت قاطعہ دے کر اپنے رسول مبعوث فرمادیئے، یہی پروردگار کی ہدایت ہے، لیکن انہوں نے رسولوں کی پیروی کے بجائے اپنے ظن و تخمین اور آباء واجداد کی تقلید کو ترجیح دی۔

خالد رضی اللہ عنہ! عزیٰ کو ٹکڑے ٹکڑے کر آؤ:

فتح مکہ سے یک سو ہو جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۵ رمضان ۸ھ کو سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں عُزیٰ کے انہدام کے لیے ایک سریہ روانہ فرمایا۔ عُزیٰ نخلہ میں تھا۔ قریش اور سارے بنو کنانہ اس کی پوجا کرتے تھے اور یہ ان کا سب سے بڑا بُت تھا۔ بنو شیبان اس کے مجاور تھے۔ سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے تیس سواروں کی معیت میں نخلہ جا کر اسے ڈھادیا۔ جب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے تو دیکھا وہاں ایک عورت برہنہ پراگندہ سر والی کہ اس نے سر پر مٹی ڈالی ہوئی تھی۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسے ایک ہی وار سے قتل کر دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آکر خبر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! وہی عُزیٰ تھی۔ اب وہ مایوس ہو چکی ہے کہ تمہارے ملک میں کبھی بھی اس کی پوجا کی جائے۔ [1]

اسے قتل کر کے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھا:

يَا عُزُّ كُفْرَانَكِ لَا سُبْحَانَكِ
إِنِّي رَأَيْتُ اللّٰهَ قَدْ أَهَانَكِ [2]

---

[1] خصائص الكبرى للسيوطى ص ۱۱۱۱.

[2] السيرة الحلبية ج ۳ ص ۲۸.

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں عزیٰ ایک شیطانہ تھی، بطن نخلہ میں ببول کے تین درختوں میں ظاہر ہوتی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بطن نخلہ کی طرف روانہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہاں ببول کے تین درخت ہوں گے، پہلے کو کاٹ دینا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسے کاٹ کر واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا کوئی چیز دیکھی ہے۔ تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں نے کچھ نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب جاؤ اور دوسرے درخت کو کاٹ آؤ۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گئے اور دوسرے درخت کو کاٹ آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کوئی چیز دیکھی تو کہنے لگے میں نے کچھ نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ تیسرے کو کاٹ آؤ۔ اب خالد بن ولید آئے اور تیسرے کو جب کاٹا تو وہاں ایک حبشیہ اپنے بالوں کو بکھیرے ہوئے تھی، ہاتھ اپنی گردن پر رکھے بیٹھی تھی اور کچلیوں کو پھیر رہی تھی۔ اس کے پیچھے اس کا دربان دبیہ بن حرمی الشیبانی تھا۔ خالد بن ولید نے پہلے اس شیطانہ کو قتل کیا تو وہ راکھ ہو گئی پھر اس کے دربان دبیہ کو قتل کیا پھر اس درخت کو کاٹ دیا۔ [1]

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے سواع کو پاش پاش کر دیا:

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو عزیٰ کی طرف روانہ کیا پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو اسی مہینے رمضان میں سواع نامی بُت ڈھانے کے لیے روانہ کیا۔ یہ مکہ سے تین میل کے فاصلے پر رہاط میں بنو ہذیل کا ایک بُت تھا۔ جب سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے تو مجاور نے پوچھا: تم کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈھانے کا حکم دیا ہے۔ اس نے کہا: تم اس پر قادر نہیں

---

[1] تفسیر ابن کثیر تفسیر سورۃ النجم، السیرۃ النبویۃ لابن کثیر ۳/۵۹۷۔
دلائل النبوۃ لابی نعیم ج ۲ ص ۵۷۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہو سکتے۔ سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں؟ اس نے کہا، (قدرتاً) روک دیئے جاؤ گے۔ سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اب تک باطل پر ہو؟ تم پر افسوس! کیا یہ سنتا یا دیکھتا ہے؟ اس کے بعد بُت کے پاس جا کر اسے توڑ ڈالا اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ اس کے خزانہ والا مکان ڈھا دیں۔ جب اسے ڈھایا تو اس میں کچھ نہ ملا۔ پھر مجاور سے فرمایا: کہو کیسا رہا؟ اس نے کہا: میں اللہ کے لیے اسلام لایا۔ [1]

سعد رضی اللہ عنہ بن زید اشہلی نے تلوار مار کر مناۃ کو توڑ ڈالا:

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے بعد اسی ماہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا سعد بن زید اشہلی رضی اللہ عنہ کو بیس سوار دے کر مَناۃ کی جانب روانہ کیا۔ یہ قُدَیْر کے پاس مشلل میں اوس و خزرج اور غسان وغیرہ کا بُت تھا۔ جب سیدنا سعد رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے تو اس کے مجاور نے ان سے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: مناۃ کو ڈھانا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا: تم جانو اور تمہارا کام جانے۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ مناۃ کی طرف بڑھے تو ایک کالی ننگی، پراگندہ سر عورت نکلی۔ وہ اپنا سینہ پیٹ پیٹ کر ہائے ہائے کر رہی تھی۔ اس سے مجاور نے کہا: مناۃ اپنے کچھ نافرمانوں کو پکڑ لے۔ لیکن اتنے میں سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے تلوار مار کر اس کا کام تمام کر دیا۔ پھر لپک کر بُت کو ڈھا دیا اور اسے توڑ پھوڑ ڈالا۔ خزانے میں کچھ نہ ملا۔ [2]

ذوالخلصہ کو ڈھا کر مجھے راحت کیوں نہیں پہنچاتے:

صحیح بخاری، کتاب المغازی (حدیث نمبر ۴۳۵۷) میں ہے کہ سیدنا جریر

---

[1] السیرۃ النبویہ یعلی بن محمد الصلابی ج۲ص ۱۹۔ دیکھیے: مغازی الواقدی ج۲ص ۸۷۰۔ السرایا والبعوث النبویہ ص ۳۰۲ السیرۃ النبویہ لابن کثیر ج۳ص ۷۱۱۔

[2] خصائص الکبری للسیوطی ج۱ص ۴۴۴۔ السرایا والبعوث النبویہ ص ۲۸۶۔ السیرۃ النبویہ لابن کثیر ج۳ص ۷۱۱۔

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے:

((أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟))

"ذی الخلصہ (کے بت خانے) کو ڈھا کر تم مجھے سکوں کیوں نہیں پہنچاتے؟"

میں نے کہا میں گھوڑے پر زیادہ دیر ٹھہر نہیں سکتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے میں تھپکی لگائی اور دعا دی:

((اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا وَمَهْدِيًّا)).

چنانچہ میں نے "احمس" قبیلے کے ڈیڑھ سو گھڑ سواروں کو لیا اور بت خانے کو مسمار کر دیا، پھر ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احمس قبیلے کے سواروں اور گھوڑوں کے لیے پانچ بار برکت کی دُعا فرمائی"۔

صحیح بخاری کی اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ یمن کا یہ جو آستانہ تھا اسے "کعبہ" کہا جاتا تھا، یعنی یہ بہت بڑا بت خانہ تھا۔

الغرض، اس کے انہدام پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بے پناہ خوش ہوئے۔ اتنے خوش کہ پانچ بار برکت کی دُعا کی۔ صرف بت شکن مجاہدوں کے لیے ہی نہیں بلکہ جو گھوڑے بت شکنی کی مہم میں استعمال ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے بھی برکت کی دُعا کی۔ بخاری (۳۸۲۲) اور مسلم (۲۴۷۵) میں ہے کہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "پھر تو جب بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے مسکرا پڑتے"۔

۹ ہجری کا سال جزیرۃ العرب میں شرک کی تباہی و بربادی کا سال تھا۔ شیطان کے رونے دھونے اور واویلہ کرنے کا سال تھا۔ سعودی حکومت کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے، سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمان آل سعود کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس عطا فرمائے کہ سعودی عرب میں توحید کی یہ بہاریں آج بھی اسی طرح دل کو فرحت بخشتی ہیں، سینے کو ٹھنڈا کرتی ہیں۔ کیا شک ہے مومن کا سینہ توحید کی بہاروں کے جھونکوں سے ٹھنڈا ہوتا ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قتیبہ بن مسلم نے سمرقند فتح کر کے بت اور مورتیاں جلادیں:

مسئلہ توحید مسلمانوں کے نزدیک دنیا جہان کے تمام مسائل میں سے اہم ترین اور اوّلین مسئلہ ہے۔ تاریخ اسلام اس بات پر گواہ ہے کہ مسلمانوں نے جب کوئی علاقہ فتح کیا ہے تو سب سے پہلے وہاں سے غیر اللہ کے اڈے آستانے ختم کیے ہیں۔ انہیں منہدم کیا ہے۔ اور اس علاقے کو شرک کی نجاست سے پاک کیا ہے۔

جب قتیبہ بن مسلم بلاد روم کی فتوحات سے فارغ ہوا تو اس نے وطن واپسی کا ارادہ کیا تو اس کے بعض امراء نے اس سے کہا اہل صغد نے اس سال تم کو امن کا موقع دیا ہے۔ تم ان پر اسی وقت کامیاب ہوتے جب ان کو تم بے خبری میں اچانک جا پکڑتے ہو، ورنہ مشکل ہے۔ قتیبہ نے اس امیر سے کہا، کبھی ایسی بات تم نے کسی اور سے بھی کہی ہے، اس نے کہا، اگر تم کسی اور سے ایسی بات کرو گے، تو تمہاری گردن اڑا دے گا۔ اس کے بعد قتیبہ نے اپنے بھائی عبدالرحمن بن مسلم کو بیس ہزار فوج دے کر سمرقند کی طرف روانہ کیا اور بقیہ فوج قتیبہ خود لے کر اس سے جاملا۔

جب ترکوں نے اس کی آمد کی خبر سنی تو انہوں نے اپنے بہترین صاحبان شکوہ امراء وملوک کو جمع کر کے قتیبہ کے مقابلہ کے لیے رات کو نکلنے کے لیے کہا، تاکہ مسلمانوں پر رات ہی کو حملہ کر دیا جائے۔ جب یہ خبر قتیبہ کو ملی تو اس نے اپنے بھائی صالح کو چھ سو بہادر سورماؤں کا جتھہ دے کر حکم دیا کہ وہ ترکوں کو راستہ ہی میں جا پکڑے۔ چنانچہ وہ لوگ اسی مقصد کے پیش نظر چل پڑے اور راہ میں رک گئے۔ اور پھر تین ٹکڑیوں میں تقسیم ہو گئے۔ اور جب شب کا اندھیرا اچھی طرح پھیل گیا تو قتیبہ کے بھائی کی فوج نے ترکوں کو للکارا اور ایک

دم ان پر ٹوٹ پڑے اور ایسا گھمسان کا رن پڑا کہ ترکوں میں سے صرف تھوڑے ہی آدمی زندہ بچ پائے۔ صالح کی فوج نے ترکی فوج کے بہت سوں کے سر کاٹ لیے اور ان کا سارا مال لوٹ لیا اور جو اسلحہ اور سونا اور قیمتی سامان ان کے ہمراہ تھا وہ بھی لوٹ لیا، ترک فوج کے بعض لوگ آپس میں یہ کہتے ہوئے سنے گئے کہ تمہارا مقابلہ اس مقام قتیبہ کی سوار فوج سے ہوا ہے۔ آج ان کے حملے کے سامنے ہمارے سورما اور بڑے بڑے بہادر ٹھہر نہ سکے۔ بہر حال قتیبہ نے وہ سارا مال غنیمت، جس میں سونا اور ہتھیار اور قیمتی اشیاء شامل تھیں، سب اپنے ان فوجیوں میں تقسیم کر دیا جنہوں نے اس حملہ میں حصہ لیا تھا۔ اور اسکے بعد وہ صفد کے سب سے بڑے شہر سمرقند کے قریب مارچ کرتا ہوا پہنچ گیا۔ شہر کے قریب پہنچ کر اس نے اپنی منجنیقوں کا رخ سمرقند کی طرف پھیر دیا اور ان کے شہر پر گولہ باری کی۔ اور اسکے ساتھ اہل صفد سے سخت قتال بھی شروع ہو گیا۔ یہ حال دیکھ کر صفد کے بادشاہ غورک خاں نے قتیبہ کو کہلا بھیجا کہ تم مجھ سے لڑنے کے لیے میرے گھر والوں اور میرے لوگوں کو چڑھا کر لائے ہو۔ اگر ہمت ہے تو عربوں کو ساتھ لے کر لڑو۔

یہ سن کر قتیبہ آگ بگولا ہو گیا۔ اور اس نے عجمیوں کو عربوں سے علیحدہ کر کے عرب بہادروں کو عمدہ اسلحہ سے لیس کر کے شہر پر چڑھائی کا حکم دیا، جنہوں نے شہر پر زبردست حملہ کیا اور منجنیقوں سے شہر پر گولہ باری جاری رکھی، جس کے باعث سب کچھ ٹوٹ پھوٹ کر رہ گیا اور غورک خاں کی ساری تدبیریں شہر کو بچانے کی ناکام ثابت ہوئیں۔ غورک خاں کی فوج کے ایک شخص نے بلندی پر کھڑے ہو کر قتیبہ کو گالیاں دینی شروع کیں تو ایک مسلمان فوجی نے ایک تیر اس کی آنکھ میں ایسا مارا کہ آر پار ہو گیا اور اس کی آنکھ کو پھوڑ کر تیر باہر نکل گیا۔ اور فوراً ہی وہ شخص مر گیا۔ قتیبہ نے اس تیر انداز کو دس ہزار دیئے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اتنے میں رات کی تاریکی پھیل گئی۔ اور جب صبح ہوئی تو مسلمانوں نے پھر منجنیقوں سے کام لیا جس سے سخت نقصان پہنچایا۔ مسلمان منجنیقوں پر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے مسلسل اہل شہر کو بھی اپنے تیروں کا نشانہ بنایا۔ اس پر ترکوں نے قتیبہ سے کہا آج تم واپس چلے جاؤ۔ ہم کل تم سے صلح کر لیں گے۔ قتیبہ واپس آ گیا اور اگلے دن اس نے تین لاکھ سالانہ جزیہ پر صلح کر لی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس سال وہ اس کو تیس ہزار غلام دیں گے جن میں نہ کوئی بچہ ہو گا نہ بوڑھا نہ عیب دار۔

ایک روایت میں دس ہزار غلاموں کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے مورتیوں کے زیورات اور آتش کدوں کے قیمتی سامان حوالے کرنے کا بھی وعدہ کیا تھا۔ اور یہ بھی کہا تھا کہ وہ شہر سے لڑنے والوں کو ہٹا لیں گے اور قتیبہ اگر چاہے تو وہاں مسجد بنا لے اور لوگوں سے خطاب کرنے کے لیے اس میں منبر بھی رکھوا لے۔ اور دن کا کھانا کھا کر باہر نکل جائے۔ ان سب باتوں کو قتیبہ نے قبول کر لیا۔ چنانچہ جب قتیبہ شہر میں داخل ہوا تو اس کے ساتھ چار ہزار بہادر لوگ تھے۔ وہ شہر میں داخل ہوا اس نے وہاں مسجد بنوائی، اور اس میں ایک منبر بھی رکھوایا اور خطبہ دیا، کھانا کھایا اور پھر بتوں اور مورتیوں کے قریب آیا اور ان کو اس نے اپنے ہاتھ سے اوپر نیچے رکھا، جس نے ایک قلعہ کی شکل اختیار کر لی۔ اس کے بعد قتیبہ نے ان سب مورتیوں اور بتوں کے ڈھیر میں آگ لگانے کا حکم دیا۔ اس پر وہاں کھڑی ہوئی پبلک جس میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے، دھاڑیں مار مار رونے لگے۔ اس دوران ایک مجوسی نے مورتیوں میں آگ لگنے کا منظر دیکھا تو اس نے کہا ان میں ایسے قدیم بت ہیں کہ جو کوئی ان کو جلائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اور ملک غورک بھی نکل آیا اور اس نے قتیبہ کو اس فعل سے منع کیا اور قتیبہ کو مخاطب کر کے کہا۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ اس کے بعد قتیبہ کھڑا ہوا اور

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اس کے ہاتھ میں شعلہ نار تھا۔ اس نے کہا:

اَنَا اُحَرِّقُهَا بِيَدِیْ فَكِيْدُوْنِیْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنَ.

"دیکھو میں آگ لگاتا ہوں اور اپنے ہاتھ سے ان مورتیوں اور خاص بت کو نذر آتش کرتا ہوں"۔

دیکھو تم سب مل کر میرا کیا بگاڑتے ہو۔ اور پھر کھڑے ہو کر اس نے اللہ اکبر کہا اور اس بت کو آگ میں جھونک دیا۔ اور جب وہ جل چکا تو اس میں سے تقریباً پچاس ہزار مثقال سونا بر آمد ہوا۔ اور جو مال غنیمت قتیبہ کو اس موقع پر ہاتھ لگا، اس میں ایک کنیز بھی تھی جو یزدجر کی بیٹی تھی۔

اس نے اس کنیز کو بطور تحفہ ولید کے پاس بھیج دیا، جس سے یزید بن ولید پیدا ہوا۔ پھر قتیبہ نے اہل سمرقند کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، میں تم لوگوں سے اس سے زیادہ کچھ نہیں چاہتا جس پر میری تم سے صلح ہوئی ہے لیکن میری فوج کے کچھ حصہ کا یہاں رہنا ضروری ہے یہ سن کر غورک خاں وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔ اور قتیبہ نے قرآن پاک کی وہ آیت تلاوت کی جس کا مطلب یہ ہے۔
"اور اللہ نے عاد اولی کو ہلاک کر دیا اور ثمود کو، اور کسی کو باقی نہ چھوڑا،، اس کے بعد قتیبہ وہاں سے مرو کو کوچ کر گیا۔ اور سمرقند میں اپنے بھائی عبداللہ بن مسلم کو اپنا نائب مقرر کر گیا اور اس کو نصیحت کر گیا کہ کسی مشرک کو سمرقند کے گیٹ میں بلا ہاتھ پر مہر لگائے اندر نہ آنے دینا اور اس کے ہاتھ پر صرف مہر کی مٹی ہی باقی رہنا چاہیے۔ اگر اس سے زیادہ ہو تو اس کو قتل کر دینا، اور اگر کسی کے ہاتھ میں تلوار، چھری یا اور کوئی لوہے کی دھار چیز دیکھو تو اس کو اسی سے قتل کر دینا اور دروازہ بند کرتے وقت اگر ان میں سے کسی کو وہاں کھڑے موجود پاؤ تو اس کو بھی قتل کر دینا۔ (البدایہ والنہایہ)

ج 86

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قتیبہ بن مسلم کا عقیدہ کتنا پختہ تھا، بت پرستوں کو للکار کر کہا:

اَنَا اُحَرِّقُهَا بِيَدِیْ فَكِيْدُوْنِیْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنَ.

"میں اس بت کو جلانے لگا ہوں، تم سے جو مکر ہو سکتا ہے کر لو اور مجھے لحظہ بھر مہلت نہ دو"۔

محمود بن سبکتگین نے سومنات کو گرا دیا:

البدایہ والنہایہ میں حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: محمود بن سبکتگین نے خلیفہ کو خط لکھا کہ وہ بلادِ ہند میں داخل ہو گیا ہے اور اس نے ان کے بڑے بت کو توڑ دیا ہے، جس کا نام سومنات ہے، اور وہ ہر دور دراز راستے سے اس کے پاس یوں آتے تھے جیسے لوگ بیت الحرام کی طرف آتے ہیں، اور وہ اس کے پاس بے حد و شمار اموال خرچ کرتے ہیں، اور اس پر دس ہزار بستیاں اور ایک مشہور شہر وقف ہے، اور اس کے خزائن، اموال سے پر ہیں۔ اور ایک ہزار شخص اس کی خدمت کرتا ہے۔ اور تین سو آدمی اس کے حاجیوں کے سر مونڈتے ہیں اور جب اس کے دروازے پر طبل اور بغل بجائے جاتے ہیں تو تین سو آدمی گاتے اور رقص کرتے ہیں۔ اور اس کے ہزاروں مجاور، اس کے اوقاف سے کھاتے ہیں۔ اور ہنود سے یہ بات بعید ہے اور اس کی خواہش ہے کہ کاش وہ اس بت تک پہنچ جائے اور اسے طویل ویرانے اور مواقع اور آفات کی کثرت مانع ہے۔ پھر جب سلطان محمود کو اس بت اور اس کے پرستاروں اور اپنے راستے میں ہنود کی کثرت، اور ہلاکت آفرین ویرانوں اور پر خطر علاقوں کی اطلاع ملی کہ اس کی فوج کو یہ سب مسائل جھیلنے پڑیں گے، تو اس نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا کہ وہ ان احوال کو طے کر کے اس تک پہنچ گا۔

پس اس نے اپنی فوج کو اس کام کے لیے اکسایا تو تیس ہزار جانباز اس

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کے ساتھ تیار ہو گئے، جنہیں اس نے رضاکاروں کے علاوہ اس کام کے لیے منتخب کیا۔ پس اللہ نے ان کو محفوظ رکھا حتی کہ وہ اس بت کے شہر میں پہنچ گئے اور اس کے پرستاروں کے صحن میں اتر گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک جگہ پر ہے جو ایک عظیم شہر کے برابر ہے۔

اس نے بیان کیا کہ ہم نے بہت جلد اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے باشندوں میں سے پچاس ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا۔ اور اس بت کو اُکھیڑ دیا، اور اس کے نیچے آگ جلادی۔

اور کئی مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ ہنود نے سلطان محمود کو بہت سے اموال دیئے کہ وہ ان کے لیے اس بڑے بت کو چھوڑ دے۔ اور بعض امراء نے سلطان کو اموال لینے اور اس بت کو ان کے لیے چھوڑ دینے کا مشورہ دیا، تو اس نے کہا، مجھے اللہ سے استخارہ کر لینے دو۔ اور جب صبح ہوئی تو اس نے کہا، میں نے مذکورہ بات میں غور و فکر کیا ہے، اور میں نے دیکھا ہے کہ **قیامت کے روز مجھے اس نام سے بلایا جانا زیادہ پسند ہے کہ بت شکن محمود کہاں ہے، بہ نسبت اس کے کہ یہ کہا جائے کہ یہ وہ شخص ہے جس نے دنیا حاصل کرنے کے لیے بت کو چھوڑ دیا تھا۔**
پھر اس نے عزم کر لیا اور اسے توڑ دیا۔ رحمہ اللہ۔ اور اس میں جواہرات، موتی، سونا اور قیمتی جواہر پائے، جو ان کے اخراجات سے کئی گنا زیادہ تھے۔ اور ہم آخرت میں اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے بڑے ثواب کے امیدوار ہیں، جس کا دانق مثقال بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور اس کے ساتھ اسے دنیا میں بھی اچھی تعریف حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس پر بے شمار رحمتیں برسائے۔

چشمہ "عین العافیہ" کا خاتمہ:

حافظ ابو محمد عبدالرحمن بن اسماعیل الشافعی جو ابوشامہ کنیت کے ساتھ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

معروف تھے، اپنی کتاب "البدع والحوادث" میں فرماتے ہیں:

"شرک کی ایک صورت جو آج کے دور میں ایک ابتلاء و فتنہ بن کر پھیل چکی ہے اور جسے شیطانِ لعین نے عامۃ الناس کے لئے بڑا مزین بنا کر پیش کیا ہے، یہ ہے کہ شیطانی القاء سے کچھ دیواروں، ستونوں یا مخصوص جگہوں کی تخلیق و تعین عمل میں آتی ہے اور شیطان کا کوئی نہ کوئی چیلا اٹھ کھڑا ہوتا ہے جو کہتا ہے کہ میں نے خواب میں وہاں فلاں مشہور ولی کا ڈیرہ دیکھا ہے، بس پھر کیا ہے لوگ اس جگہ کو محفوظ کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فرائض اور رسول اکرم ﷺ کی سنتوں کو یکسر نظر انداز کر کے انہیں کی تعظیم و تقرب میں کمربستہ و کوشاں رہتے ہیں، ان جگہوں کی تعظیم ان کے دلوں میں راسخ ہو جاتی ہے، پھر اپنے بیماروں کے لئے ان سے شفاء کے اُمیدوار بن جاتے ہیں اور اپنی حوائج و ضروریات کی خاطر ان کے لئے نذریں اور منتیں مان لیتے ہیں، اس قسم کے بہت سے چشمے، دیواریں، درخت اور پتھر موجود ہیں۔ حافظ ابوشامہ نے دمشق شہر میں موجود ایسے کئی مقامات کا تذکرہ کیا۔ پھر فرمایا: اس قسم کے تمام مقامات ذاتِ انواط کا حکم رکھتے ہیں جس کا تذکرہ حدیثِ رسول ﷺ میں وارد ہے، اللہ تعالیٰ ان مقامات کو کاٹنے، توڑنے بلکہ جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی توفیق عطا فرمائے"۔

امام ابو بکر الطرطوشی جو علمائے مالکیہ میں سے ہیں، فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، تم دیکھو اور تمہیں جہاں کہیں کوئی بیری کا یا عام سا ایسا درخت نظر آئے جس کا لوگ قصد کرتے ہوں، اس کی تعظیم بر لاتے ہوں، ان کی طرف سے صحت و شفاء کی امیدیں وابستہ کرتے ہوں اور ان پر کیلیں ٹھوکتے ہوں یا کپڑے اور دھاگے لپیٹتے ہوں

تو وہ آج کے دور کا ذاتِ انواط ہے اسے کاٹ ڈالو"۔

ایک واقعہ لکھتے ہیں، فرماتے ہیں:

"اس حوالہ سے مجھے شیخ ابو اسحاق الجبنیانی کا ایک جرأتمندانہ فعل بڑا پسند آیا، شیخ ابو اسحاق ایک عابد و زاہد اور صالح بزرگ تھے، افریقہ کے متوطن تھے اور چوتھی صدی ہجری کے زہاد علماء میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی بابت ان کے ایک دوست ابو عبداللہ محمد بن ابی العباس المؤدب کا بیان ہے کہ ان کے گھر کے پاس ایک چشمہ تھا جو عین العافیہ کے نام سے مشہور تھا۔ عامة الناس اس چشمہ کے تعلق سے مبتلائے فتنہ ہو چکے تھے، دور دور سے آکر یہاں حاضری دیتے، بالخصوص جن کے نکاح پر کوئی رکاوٹ ہوتی یا نکاح تو ہو جاتا لیکن اولاد نہ ہوتی وہ حصولِ برکت و شفاء کے لیے "عین العافیہ" کا رُخ کرتے، یہ معاملہ خاصا مشہور ہو چکا تھا۔ ابو عبداللہ فرماتے ہیں: ایک صبح میں نے اسی چشمہ کی سمت سے اذان کی آواز سنی، اذان دینے والا ان کا دوست شیخ ابو اسحاق تھا۔ چنانچہ میں گھر سے نکل کر چشمہ کی طرف گیا، وہاں دیکھا کہ ابو اسحاق اس چشمہ کو پوری طرح منہدم کر کے اس کے ملبے پر کھڑے ہو کر اذانِ صبح دے رہے ہیں۔ میرے وہاں پہنچنے تک وہ اذانِ صبح سے فارغ ہو چکے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے کہ الٰہی میں نے اس چشمہ کو ڈھا دیا ہے اب تو اتنی دعا قبول کر لے کہ کوئی شخص یہاں کا رخ نہ کرنے پائے۔ یہ دعا قبول ہوئی اور ہم نے آج تک یہاں کسی کو سر اٹھاتے نہیں دیکھا۔ ان کے اسی کردار کی وجہ سے علماء و محدثین ان کی تعظیم و توقیر کیا کرتے تھے۔ ابو محمد ابن ابی زید کا قول ہے: "ابو اسحاق جس راہ پر چلے وہ خالی پڑا ہے اور اس پر آج کوئی نہیں چل رہا"۔ قابسی کا کہنا ہے:

ابو اسحاق الجبنیانی ایک ایسے امام ہیں جو اقتداء کئے جانے کے لائق ہیں، ان کا ۳۶۹ھ میں انتقال ہوا۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ.

نفع ونقصان کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے

ہمارا عقیدہ ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ اور یہ بے جان چیزیں کسی کو مارنے اور زندہ کرنے پر قطعاً کوئی اختیار نہیں رکھتیں۔ اس سے بڑا احمق اور ظالم کوئی نہیں جو ان بے جان چیزوں میں نفع ونقصان، حیات وموت کی عطا کا اختیار سمجھتا ہے۔

﴿قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ۭ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾ (مائدہ:76)

"آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہارے کسی نقصان کے مالک ہیں نہ کسی نفع کے، اللہ ہی خوب سننے اور پوری طرح جاننے والا ہے"۔

﴿مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ سے مراد اللہ کے علاوہ ہر ایک ہے۔ جو بندوں کی دعائیں سننے والی اور ان کے اعمال وافعال کو جاننے والی ذات ہے وہ صرف ایک ہے، اور کوئی نہیں، اسی لیے آیت کے آخر میں فرمایا۔ ﴿وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ ھُوَ کے ساتھ تاکید لا کر ہر قسم کا شک ختم کر دیا کہ صرف اللہ ہی سمیع وعلیم ہے اور کوئی نہیں۔ دعاؤں کا سننے والا صرف وہی ہے۔ حالات کو جاننے والا صرف وہی ہے:

﴿قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَ النُّوْرُ ۚ۬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۞﴾ (الرعد:۱۶)

”آپ پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ۔ کہہ دیجئے! کیا تم پھر بھی اس کے سوا اوروں کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود اپنی جان کے بھی بھلے برے کا اختیار نہیں رکھتے۔ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتا ہے؟ یا کیا اندھیریاں اور روشنی برابر ہو سکتی ہے۔ کیا جنہیں یہ اللہ کے شریک ٹھہرا رہے ہیں انہوں نے بھی اللہ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی نظر میں پیدائش مشتبہ ہو گئی ہو، کہہ دیجئے کہ صرف اللہ ہی تمام چیزوں کا خالق ہے وہ اکیلا ہے اور زبردست غالب ہے“۔

﴿وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ وَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّ لَا حَيٰوةً وَّ لَا نُشُوْرًا ۞﴾ (الفرقان:۳)

”ان لوگوں نے اللہ کے سوا جنہیں اپنے معبود ٹھہرا رکھے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں، یہ تو اپنی جان کے نقصان نفع کا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ موت و حیات کے اور نہ دوبارہ جی اٹھنے کے وہ مالک ہیں“۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

آیئے! رسول اللہ ﷺ کے فرمودات اور تعلیمات کی روشنی میں اپنے عقیدے اللہ تعالیٰ کے متعلق پختہ کیجئے اور پھر صرف اللہ تعالیٰ ہی سے ہر قسم کی امید وابستہ کیجئے۔

چاند سورج کو گرہن کسی کی موت وحیاۃ پر نہیں لگتا:

نبی کریم ﷺ کا بیٹا جس دن فوت ہوا اس دِن سورج کو گرہن لگا، لوگوں نے کہا سورج کو گرہن ابراہیم کی موت کی وجہ سے لگا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ کسوف پڑھانے کے بعد اس نظریے کی فوراً تردید کی اور یہ بات آشکار کر دی کہ سورج چاند کو کسی کی موت وحیات سے کوئی سروکار نہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَصَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَالِكَ فَادْعُوا اللهَ وَ كَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللهِ! مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرَ مِنَ اللهِ أَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهٗ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللهِ! لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا)).

"عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جس میں آپ ﷺ نے

قیام کیا اور لمبار کوع کیا پھر قیام کیا اور لمبار کوع کیا۔ پھر قیام کیا اور لمبا قیام کیا لیکن پہلے سے چھوٹا پھر رکوع کیا تو لمبار کوع کیا، لیکن پہلے سو چھوٹا۔ پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا، تو سجدوں کو لمبا کیا، پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج گرہن ختم ہو چکا تھا، آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا، اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، فرمایا: ''آفتاب و ماہتاب اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں''۔ یہ کسی کی موت و حیات سے نہیں گہناتے، پس جب تم یہ دیکھو تو اللہ سے دعائیں کرو، اس کی کبریائی بیان کرو، نماز پڑھو اور صدقہ کرو''۔ پھر فرمایا: ''اُمت محمد (ﷺ)! اللہ کی قسم! اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے کہ اس کا بندہ یا اس کی لونڈی زنا کرے۔ اُمت محمد! اللہ کی قسم! اگر تم اس بات کو جان لو جو میں جانتا ہو، تو تم بہت ہی کم ہنسو اور بہت زیادہ روؤ''۔ [1]

سورج کو گرہن اس دِن اتفاقاً اللہ کے حکم سے لگا تھا جو لوگ ابھی نئے نئے زمانہ جاہلیت کو چھوڑ کر مسلمان ہوئے تھے انہوں نے اپنے گمان کے مطابق اسے آپ ﷺ کے بیٹے کی موت کا سبب قرار دیا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس وہم کو فوراً توڑ کر رکھ دیا۔

آج کل تو کسی کی موت و حیات پر گرہن نہ بھی لگے لوگ دھکے سے کسی آفاقی نشانی کو اپنے کھاتے میں ڈال کر اسے اپنی ولایت و کرامت کی دلیل قرار دیتے ہیں۔ یاد رکھو! یہ سب جاہلانہ حرکات ہیں۔ اور ایسے دلائل گھڑنے والے اور آفاقی و قدرتی نشانیوں کو اپنے کھاتے میں ڈالنے والے ولی، پارسا نہیں ہو سکتے۔

---

[1] صحیح بخاری کتاب الجمعة باب الصدقة فی الکسوف رقم ۱۰۴۴ و مسلم ۹۰۱ و نسائی ۱۴۷۰ ابو داؤد ۱۱۷۷۔ مسلم: ۱۳۲۹۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ستارہ کسی کی موت وحیات پر نہیں گرتا:

عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ رُمِيَ بِنَجْمٍ وَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا؟)) قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، كُنَّا نَقُولُ: وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ، وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَإِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ إِذَا قَضٰى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ، ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَا قَالَ، فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمٰوَاتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَيَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ إِلٰى أَوْلِيَائِهِمْ، وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَاؤُوا بِهِ عَلٰى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ)).[1]

"ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے انصار صحابہ میں سے ایک صحابی نے مجھے بیان کیا کہ ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا اور روشن ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: "جب دورِ جاہلیت میں اس طرح ستارہ ٹوٹتا تھا تو تم کیا کہا کرتے تھے؟" انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر

---

[1] مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الکہانۃ واتیان الکہان، رقم: ۲۲۲۹۔ ترمذی، رقم: ۳۲۲۴ و مسند احمد: ۱۸۸۵۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جانتے ہیں، تاہم یہ کہا کرتے تھے اس رات کوئی عظیم آدمی پیدا ہوا ہے یا کوئی عظیم آدمی فوت ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ستارہ نہ کسی کی موت پر ٹوٹتا ہے اور نہ کسی کی حیات پر، لیکن جب ہمارا ربّ، بابرکت ہے نام اس کا، کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو حاملین عرش تسبیح بیان کرتے ہیں، بعد ازاں ان سے قریب آسمان والے فرشتے سبحان اللہ کہتے ہیں یہاں تک کہ تسبیح کی یہ آواز آسمان دنیا کے فرشتوں تک پہنچ جاتی ہے، پھر وہ فرشتے جو عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کے قریب ہوتے ہیں وہ حاملین عرش سے کہتے ہیں، تمہارے ربّ نے کیا کہا ہے؟ تو وہ انہیں بتاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہوتا ہے، آسمان والے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں، حتیٰ کہ خبر آسمان دنیا تک پہنچ جاتی ہے چنانچہ شیاطین اس بات کو اچک لیتے ہیں، اور وہ اپنے ساتھیوں کو القا کر دیتے ہیں، اور اسی دوران انہیں انگارے مارے جاتے ہیں، جو خبر وہ اصل شکل میں القا کر دیتے ہیں وہ تو حق اور درست ہوتی ہے، لیکن وہ اس میں اور ملا لیتے ہیں، اور اضافہ کر لیتے ہیں"۔

بارش برسنے پر کئی مؤمن ہوئے اور کئی کافر:

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟)) قَالُوْا: اَللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: ((قَالَ: اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ، فَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهٖ، فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ)). ❶

"زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر رات بارش ہو جانے کے بعد نمازِ فجر پڑھائی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے ربّ نے کیا فرمایا ہے؟" انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس نے فرمایا ہے: میرے بندوں میں سے بعض نے اس حال میں صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان لائے اور کچھ نے میرے ساتھ کفر کیا، جس شخص نے کہا: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کا منکر ہے اور رہا وہ شخص جس نے کہا: فلاں فلاں (ستارے کے سقوط) کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی ہے تو وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور ستاروں پر ایمان رکھنے والا ہے"۔

تذکرہ:

رات کو بارش ہوئی صبح آپ نے فوراً اس کے متعلق اعتقاد رکھنے والوں کو صحیح اور غلط بات کی خبر دی۔ جن کا ستاروں پر ایمان ہے وہ اللہ سے کفر کرنے والے ہیں اور جن کا اللہ پر ایمان ہے وہ یہی کہتے ہیں ہمیں بارش اللہ کے فضل و کرم اور نعمت سے حاصل ہوئی ہے۔

اس کائنات میں ہر چیز اللہ کے حکم کے تابع ہے کوئی چیز اللہ کے حکم سے انحراف نہیں کر سکتی بلکہ اس کے سامنے سر بسجود ہے۔

---

❶ بخاری، کتاب الاذان، باب یستقبل الامام الناس اذا سلم، رقم: ۸۴۶۔ مسلم، رقم: ۲۳۱۔ ابو داؤد، رقم: ۳۹۰٦۔ نسائی، رقم: ۱۵۲۵۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

﴿وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۩﴾ (الرعد:۱۵)

"اور جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی سے یا زبردستی سے خدا کے آگے سجدہ کرتی ہے اور ان کے سائے بھی صبح وشام (سجدے کرتے ہیں)"۔

جب اس کائنات میں سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے تو پھر ہم اولاد کاروبار، نفع، صحت، کامیابی کو اوروں کی طرف منسوب کر کے کیوں گھناؤنے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جیسا کہ حدیبیہ کے مقام میں بارش اللہ کے حکم سے ہوئی لیکن لوگوں نے اسے ستاروں کی طرف منسوب کر کے اللہ سے اپنا عقیدہ اور تعلق توڑ لیا اور ستاروں پر ایمان رکھ کر ان میں قوت تاثیر سمجھ لی جو کہ صریح کفر ہے۔

حجر اسود نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتا:

اسلام جب عرب کے تمام بلاد میں پھیل گیا اور اس کی شعاعیں عجمی علاقوں میں پہنچ گئیں تو اب ان نومسلم لوگوں کی ذہنیت کو اسلام کے عقیدہ توحید سے مزین کرنے کی اشد ضرورت تھی۔ موسم حج کے موقع پر جب تمام عالم سے آئے ہوئے مختلف قسم کے نظریات کے حامل لوگ آئے ہوتے ہیں اس موقع پر ان کے خیالات بدل سکتے تھے حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت یہ خیال ان کے دلوں میں پیدا ہوا شاید یہ متبرک پتھر ہے، تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کے دماغ میں پیدا ہونے والے خدشہ کو اسی وقت ختم کر دیا۔

عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ: رَأَیْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَیَقُوْلُ: إِنِّیْ لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَاتَنْفَعُ وَلَاتَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّیْ رَأَیْتُ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ. [1]

"عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے ہیں اور فرمارہے ہیں: میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، تو نفع و نقصان کا مالک نہیں۔ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا"۔

تذکرہ: (877)

حجر اسود کے متعلق ترمذی میں ہے یہ جنت سے نازل ہوا ہے، اس کے باوجود اس میں یہ تاثیر نہیں کہ یہ لوگوں کو نفع و نقصان پہنچا سکے۔ تو پھر کائنات میں کونسی مٹی پتھر حجر شجر میں نفع و نقصان کی تاثیر ہوسکتی ہے؟ کسی ولی کی قبر سے مٹی اٹھا کر یہ کہنا کہ اس میں شفا کی تاثیر ہے ایسی چیزیں عقیدہ توحید کے خلاف ہیں۔

کوئی آستانہ ہمارا بھی تو ہو جہاں مرادیں پوری ہوں:

ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے حنین کی طرف نکلے۔ راستے میں ایک ایسی جگہ آئی کہ وہاں بیری کا ایک درخت تھا، یہ درخت کافروں کا ایک متبرک مقام تھا۔ وہ اس کے گرد اپنی مرادیں پوری کرانے کے لیے بیٹھا کرتے تھے اور اس پر اپنے اسلحہ کو لٹکایا کرتے تھے، اس مقام کو "ذَاتُ اَنْوَاطٍ" (ایسا مقام جس کے ساتھ چیزوں کو لٹکایا جائے) کہا جاتا تھا۔ چنانچہ جب ہم بیری کے اس بہت بڑے سبز درخت کے پاس سے گزرے تو ہم میں سے بعض لوگ (جو ابھی نو مسلم تھے) کہنے لگے: "اے

---

[1] بخاری، کتاب الحج، باب ما ذکر فی الحجر الاسود، رقم: ۱۵۹۷. مسلم، رقم: ۱۲۷۰. ابوداود، رقم: ۱۸۷۳. ترمذی، رقم: ۸۶۰. نسائی: ۲۹۳۷.

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اللہ کے رسول (ﷺ)! ہمارے لیے بھی ایسا ہی کوئی آستانہ بنا دیجئے"۔ اللہ کے رسول ﷺ نے سنا تو فرمایا:

((قُلْتُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ)).

"اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم لوگوں نے بھی وہی بات کہہ ڈالی جو موسیٰ (علیہ السلام) کے لوگوں نے کہی تھی کہ (اے موسیٰ!) ہمارے لیے بھی کوئی مشکل کشا بنا دو جیسا کہ ان لوگوں (مشرکوں) کے کئی کرنی والے مشکل کشا ہیں"۔

آپ ﷺ نے اپنے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے مزید فرمایا:

((إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ)).

"حقیقت یہ ہے کہ تم نادان لوگ ہو"۔

آپ ﷺ نے مستقبل کے اندیشے کا اظہار کرتے ہوئے مزید متنبہ فرمایا:

((إِنَّهَا السُّنَنُ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُنَّةً سُنَّةً)).

"یہ ایسے لچھن اور چلن ہیں جو تم سے پہلے لوگوں نے بھی اختیار کیے تھے، تم بھی ایک ایک کر کے ان کو اختیار کرتے چلے جاؤ گے"۔ [1]

سیرت ابن ہشام (۴/ ۸۴)، تاریخ طبری (۳/ ۷۳) اور طبقات ابن سعد (۲/ ۱۱۴) میں لکھا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے لشکر میں دس ہزار وہ لوگ تھے جو مدینہ اور اس کے قرب و جوار سے آئے تھے اور دو ہزار وہ لوگ تھے

---

[1] الترمذی، کتاب الفتن باب ما جاء لترکبن سنن من کان قبلکم، رقم: ۲۱۸۰. مسند أحمد: ۵/ ۲۱۸، ح: ۲۱۳۹۰ و إسناده صحیح.

ابن حبان: ۶۷۰۲ و إسناده حسن لذاته.

السنن الکبریٰ للنسائی: ۶/ ۳۴۶، ح: ۱۱۱۸۵ و إسناده صحیح.

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جو مکہ میں تازہ بہ تازہ مسلمان ہوئے تھے۔

یہ وہ لوگ تھے جن کا عقیدہ ابھی کچا تھا، چونکہ وہ ایسے ماحول سے نکل کر آئے تھے کہ صحیح مسلم کی حدیث (۱۱۸۵) کے مطابق وہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے اسی طرح کہتے تھے جیسے آج بھی مسلمان کہتے ہیں کہ ”حاضر ہیں، اے اللہ! حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں“ اور پھر آخر پر کہتے: ”ہاں! ان شریک بزرگوں کا جس کا مالک بھی تو ہے اور جس جس چیز کا یہ بزرگ اختیار رکھتے ہیں، اس کا مالک بھی تو ہے“۔ جی ہاں! یہ لوگ ایسے ماحول سے نکل کر آئے تھے جہاں پرانے اور نیک بزرگوں کی مورتیاں بنائی گئی تھیں اور یہ لوگ ان بزرگوں کی مورتیوں اور تصویروں کے سامنے نذریں نیازیں پیش کرتے تھے اور کہتے تھے:

﴿مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ (الزمر: ۳/۳۹)

”ہم ان کی عبادت نہیں کرتے، مگر اس لیے کہ یہ تو ہمیں بس اللہ کے قریب کر دیتے ہیں“۔

یعنی ہماری ان کے آگے، ان کی خدا کے آگے:

﴿هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (یونس: ۱۸/۱۰)

”یہ بزرگ تو محض اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں“۔

ان کا خیال تھا کہ ہم چونکہ گنہگار ہیں، یہ نیک ہستیاں ہیں، ان کے واسطے وسیلے سے اللہ ہماری مرادیں پوری کر دیتا ہے۔ پھر وہ ان کے آستانے بناتے، وہاں دھاگے باندھتے، تالے لگاتے، اسلحہ لٹکاتے، پراندے اور رنگ برنگے کپڑوں کی ٹاکیاں اور جھنڈے لہراتے، انہیں ”ذات انواط“ کہتے۔ اللہ کے رسول ﷺ کو پتا تھا کہ یہ کچے عقیدے کے حامل لوگ ہیں، ان کے نفس کمزور ہیں، اس کے باوجود آپ ﷺ نے ان کو اپنے ہمراہ لیا اور جہاں کمزوری دیکھی ان کے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدے کی اصلاح کی، یہ لوگ اسلام کے دائرے میں داخل ہو گئے ہیں۔ جب ساتھ چلیں گے تو ان کی اصلاح بھی ہوتی جائے گی۔ شرک کی نجاستیں اسلام کی بھٹی میں بھاپ بن کر اڑتی جائیں گی اور توحید کا نکھار پیدا ہوتا چلا جائے گا۔

اے عدی! اس صلیب کو اتار دے:

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَفِيْ عُنُقِيْ صَلِيْبٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: ((يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ)) وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِيْ سُوْرَةِ بَرَاءَةٍ ﴿ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ قَالَ ((اَمَا اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا أَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوْهُ وَ إِذَا حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوْهُ)). [1]

”عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میری گردن میں سونے کی صلیب تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اے عدی! اس بُت (صلیب) کو اتار پھینکو“۔ میں نے (اس وقت) آپ ﷺ کو سورۂ براءت کی یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا: ”انہوں نے (یعنی اہل کتاب نے) اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا“۔ تب (سیدنا عدی رضی اللہ عنہ کے سوال کے جواب میں) آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ”کہ وہ (اہل کتاب) اپنے علماء اور درویشوں کی (ظاہری) عبادت نہیں کرتے تھے، لیکن جب علماء کسی چیز کو حلال کہتے تو وہ بھی اسے حلال جان لیتے اور جب علماء کسی

---

[1] جامع الترمذی، کتاب التفسیر، باب سورۃ التوبہ: ۳۰۹۵۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

چیز کو حرام ٹھہراتے تو وہ بھی اسے حرام جان لیتے"۔ (اور یہی مطلب ہے علماء کو اللہ تعالیٰ کے سوا رب بنانے کا)۔

تذکرہ:

عدی بن حاتم طائی کے گلے میں لٹکی صلیب کو دیکھ کر فوراً رسول اللہ ﷺ نے اسے اتارنے کا حکم دے دیا۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے عیسیٰ جو اللہ کے بیٹے ہیں یہ اس کائنات میں ظاہر ہوئے اور تمام انسانی گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لیے سولی پر لٹک گئے لہٰذا ہمارے گناہوں کا کفارہ ادا کر چکے ہیں۔ اس لیے عیسائی صلیب کو اپنے لیے ایک فائدہ کی چیز سمجھ کر لٹکاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس نظریے کی فوراً تردید کر دی۔

کیا وہاں جاہلیت میں کوئی بت تو نہیں تھا؟

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنْ يَّنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((هَلْ كَانَ فِيْهَا وَثَنٌ مِنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟)) قَالُوْا: لَا قَالَ: ((فَهَلْ كَانَ فِيْهَا عِيْدٌ مِنْ اَعْيَادِهِمْ؟)) قَالُوْا: لَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اَوْفِ بِنَذْرِكَ، فَاِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللهِ، وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ)).[1]

"ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں بوانہ کے مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ کو (اس کے

---

[1] أبوداؤد، کتاب الایمان والنذور، باب مایؤمر بہ من الوفاء بالنذر، رقم: ٣٣١٣.

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

متعلق) بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا وہاں دورِ جاہلیت کا کوئی بت تھا جس کی پوجا کی جاتی ہو؟" انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا وہاں ان کی عیدوں میں سے کوئی عید تھی؟" انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنی نذر پوری کرو کیونکہ اللہ کی معصیت میں نذر پوری کرنا ضروری نہیں اور نہ اس میں جس کا انسان مالک نہیں"۔

تذکرہ:

ابھی لوگ شرک سے نئے نئے تائب ہو کر مسلمان ہوئے تھے۔ اس لیے جب اس صحابی نے اپنی نذر کی بات کی تو آپ ﷺ نے جاہلیت کے شرکیہ طریقوں کی تنقیح کروائی یقیناً آپ ﷺ نے یہ باتیں اسی لیے پوچھی تھیں کہ اگر وہاں جاہلیت میں کوئی معاملہ کوئی میلہ ہوتا تھا تو اس کی اسلام میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ رسول ﷺ نے سائل کے سوال کے موقع پر شرکیہ امور پر پوری نگاہ رکھی ہے مبادا اس سے شرک سرزد نہ ہو جائے۔

جو اللہ نبی چاہے، یہ نہ کہہ:

قتیلہ رضی اللہ عنہا جو جہینہ قبیلے کی خاتون ہیں وہ بیان کرتی ہیں:

((أَنَّ يَهُوْدِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّكُمْ تُنَدِّدُوْنَ وَ إِنَّكُمْ تُشْرِكُوْنَ، تَقُوْلُوْنَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ، وَتَقُوْلُوْنَ: وَالْكَعْبَةِ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادُوْا أَنْ يَحْلِفُوْا أَنْ يَقُوْلُوْا: وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، وَأَنْ يَقُوْلُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ)). [1]

---

[1] سنن النسائي، كتاب الأيمان والنذور، باب الحلف بالكعبة، ح: ۳۷۷۳.

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"ایک یہودی نے نبی ﷺ کی خدمت میں آکر کہا: تم (مسلمان) لوگ شرک کرتے ہو۔ یوں کہتے ہو "مَاشَاءَ اللهُ وَ مَا شِئْتَ" (وہی ہو گا جو اللہ تعالیٰ چاہے اور جو آپ چاہیں) نیز تم کعبہ کی قسم بھی اٹھاتے ہو۔ تو نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ کعبہ کی بجائے ربِ کعبہ کی قسم اٹھایا کریں اور "مَاشَاءَ اللهُ وَ مَا شِئْتَ" (وہی ہو گا جو اللہ تعالیٰ چاہے گا اور جو آپ چاہیں) کی بجائے "مَاشَاءَ اللهُ ثُمَّ شِئْتَ" (وہی ہو گا جو اللہ تعالیٰ چاہے اور پھر آپ چاہیں) کہا کریں"۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

((أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ وَشِئْتَ فَقَالَ: جَعَلْتَ لِلّٰهِ نِدًّا؟ بَلْ مَاشَاءَ اللهُ وَحْدَهُ)). [1]

"ایک آدمی نے نبی ﷺ سے کہا: "مَاشَاءَ اللهُ وَ مَا شِئْتَ" (وہی ہو گا جو اللہ تعالیٰ چاہے اور جو آپ چاہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرا دیا؟ صرف اتنا کہو "مَاشَاءَ اللهُ" (وہی ہو گا جو اللہ تعالیٰ چاہے)"۔

اللہ تعالیٰ کی کسی بھی صفت میں کسی کو بھی (خواہ وہ رسول اللہ ﷺ ہی ہوں) شریک کرنا یہ اللہ کا "ند" قرار دینا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے مادری بھائی طفیل رضی اللہ عنہ [2] کہتے ہیں:

((رَأَيْتُ كَأَنِّي أَتَيْتُ عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ قُلْتُ: إِنَّكُمْ لَأَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا

---

[1] الادب المفرد باب قول الرجل ما شاء، رقم: ۷۸۳. علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ مسند احمد، رقم: ۱۸۴۲. مسند احمد کے الفاظ "أَجَعَلْتَنِي وَاللهَ عَدْلًا" ہیں۔

[2] ان کا نام طفیل بن عبد اللہ بن سنجبرہ ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ماں کی جانب سے بھائی لگتے ہیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

أَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ عُزَيْرٌ ابْنُ اللهِ، قَالُوْا: وَأَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: مَاشَاءَ اللهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ ثُمَّ مَرَرْتُ بِنَفَرٍ مِّنَ النَّصَارٰى فَقُلْتُ إِنَّكُمْ لَأَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: مَاشَاءَ اللهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ. فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَخْبَرْتُ بِهَا مَنْ أَخْبَرْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ هَلْ أَخْبَرْتَ بِهَا أَحَدًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ طُفَيْلًا رَأٰى رُؤْيَا أَخْبَرَ بِهَا مَنْ أَخْبَرَ مِنْكُمْ، وَإِنَّكُمْ قُلْتُمْ كَلِمَةً كَانَ يَمْنَعُنِي كَذَا وَكَذَا أَنْ أَنْهَاكُمْ عَنْهَا، فَلَا تَقُوْلُوْا: مَاشَاءَ اللهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَّلٰكِنْ قُوْلُوْا: مَاشَاءَ اللهُ وَحْدَهُ)). ❶

"میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرا گزر یہود کی ایک جماعت کے پاس سے ہوا، میں نے ان سے کہا: تم اچھے لوگ ہو اگر تم عزیر (علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہ کہو، تو انہوں نے جواب میں کہا: تم بھی اچھے ہو اگر تم "مَاشَاءَ اللهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ" (وہی ہو گا جو اللہ تعالیٰ چاہے اور محمد ﷺ چاہیں) نہ کہو، اس کے بعد میرا گزر عیسائیوں کے ایک گروہ کے پاس سے ہوا، میں نے ان سے کہا: تم اچھے لوگ ہو اگر تم مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہ کہو۔ انہوں نے جواباً کہا: تم بھی اگر "مَاشَاءَ اللهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ" نہ کہو تو بہت اچھے ہو۔ صبح ہوئی تو میں نے کسی ایک شخص سے اس خواب کا تذکرہ کیا۔ پھر نبی (ﷺ) کی خدمت میں آکر آپ سے ساری بات بیان کی۔ آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: تم نے اس

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الكفارات، باب النهي أن يقول ما شاء الله وشئت، ح: ٢١١٨. مسند احمد، رقم: ٢٠٦٩٤. طبع مؤسسة الرسالة. الفاظ "شرح کتاب التوحید" لسلیمان بن محمد کے ہیں ج ۱ ص ۲۸۸.

خواب کا کسی سے ذکر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اما بعد! طفیل نے خواب دیکھا ہے اور اس نے تم میں سے بعض لوگوں کے سامنے اس کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ تم ایک جملہ بولا کرتے ہو، تمہیں اس سے روکنے میں مجھ سے تاخیر ہوئی۔ تم ''مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ'' (وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ چاہے اور محمد ﷺ چاہیں) نہ کہا کرو بلکہ صرف ''مَاشَاءَ اللّٰهُ'' (وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ چاہے) کہا کرو۔

تذکرہ:

آج کل لوگوں نے اپنی گاڑیوں پر لکھا ہوتا ہے اللہ نبی وارث، یہ نبی ﷺ کو اللہ کے برابر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نِدّ بناتا ہے۔ زمین و آسمان کی وراثت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

﴿ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾

آپ ﷺ نے تو اس جملے ''جو اللہ نبی چاہے'' سے فوراً روک دیا۔ اس کائنات میں وہی ہوتا ہے جو اکیلا اللہ چاہے:

﴿ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾

ساری کائنات کی مشیت اللہ کی مشیت کے تابع ہے۔ قرآن نے یہ عقیدہ دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے یہ عقیدہ دیا ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قبر پرستی پر آپ ﷺ کی برہمی

بدخواہ اور ملاوٹ پیشہ لوگ ہمیشہ خالص چیزوں میں اس سے ملتی جلتی چیز کو ہی ملاوٹ کر کے سودا فروخت کرتے ہیں۔ سرخ مرچوں میں سرخ رنگ کے برادے کی ملاوٹ کریں گے، سونے میں تانبہ کی آمیزش اس طریقے سے کریں گے کہ تانبہ سونا محسوس ہو، تاکہ لوگوں کو شک نہ ہو۔ اسی طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے نبیوں، پیغمبروں، ولیوں کو شریک کر دیا اور ان کے اللہ والے اوصاف بیان کر دیے تاکہ عام لوگ اس شک میں مبتلا نہ ہوں کہ اللہ اور ہے اور ولی نبی اور ہیں۔ اور اگر کوئی ان میں فرق کر کے اصل بات کو نکھیرنا چاہے گا تو فوراً اس پر گستاخ رسول یا توہین اولیاء کا ٹیکہ لگا دیا جائے گا۔ یہ شیطان کی ایک بہت بڑی چال ہے۔ اسی لیے اس نے نبیوں، ولیوں کے فوت ہو جانے کے بعد ان کی قبروں کو پوجنے کا خیال ڈالا اور اس کے پیروکاروں نے قبروں کو مزار، دربار، مقبرہ کا نام دے کر ان پر عالیشان بلند و بالا عمارتیں بنائیں اور پھر انہیں مرجع خلائق قرار دے کر لوگوں کو ایک اللہ سے فراری بنا کر وہاں جھکانا شروع کر دیا، جب کہ قبروں کے متعلق اسلام کی تعلیم ان چیزوں کے بالکل خلاف ہے۔

قبروں کے متعلق اسلامی تعلیم ملاحظہ فرمائیں:

شروع اسلام میں قبروں کی زیارت سے ممانعت:

شروع اسلام میں آپ ﷺ نے قبرستان جانا مطلق طور پر منع کر دیا تھا۔ کیونکہ شرک کا دروازہ قبر پرستی سے ہی کھلا تھا۔ اس کو بند کرنے کا حل صرف یہی

تھا کہ اسے مکمل طور پر بند ہی کر دیا جائے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَأَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ إِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا)). ❶

"بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، (اب) ان کی زیارت کیا کرو، میں نے تمہیں تین دِن سے زائد قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا، اب جس قدر ضرورت محسوس کرو اسے رکھو، میں نے مشکیزے کے علاوہ نبیذ بنانے سے تمہیں منع کیا تھا، تم تمام برتنوں میں نبیذ بنا سکتے ہو، لیکن نشہ آور مشروب استعمال نہ کرو"۔

((عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكٰى وَأَبْكٰى مَنْ حَوْلَهُ، فَقَالَ: ((اسْتَأْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِّيْ، وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِيْ أَنْ أَزُوْرَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِيْ، فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ)). ❷

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ ﷺ خود بھی روئے اور اپنے آس پاس والوں کو بھی

---

❶ مسلم، كتاب الجنائز، باب الاستئذان النبي ﷺ ربه عز وجل في زيارة قبر امه، رقم: ۹۷۷. أبو داؤد، رقم: ۳۶۹۸. نسائي، رقم: ۲۰۳۲.

❷ مسلم، كتاب الجنائز، باب استئذان النبي ﷺ ربه عز وجل في زيارة قبر امه، رقم: ۹۷۶. أبو داؤد، رقم: ۳۲۳٤. نسائی، رقم: ۲۰۳٤. ابن ماجه، رقم: ۱۵۷۲.

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

رلایا، پھر فرمایا: ”میں نے ان کی مغفرت طلب کرنے کے متعلق اپنے رب سے اجازت طلب کی تو مجھے اس کی اجازت نہ ملی، پھر میں نے ان کی قبر کی زیارت کے متعلق اس سے اجازت طلب کی تو مجھے اجازت مل گئی، پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ وہ موت یاد دلاتی ہیں“۔

قبروں کی زیارت کیوں؟

قبرستان میں صرف دو وجہوں سے جانا جائز ہے:

(۱) قبرستان والوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا، استغفار کرنا۔

(۲) قبرستان دیکھ کر اپنی موت کو یاد کرنا اور قبر کے عذاب اور اس کی دہشت سے اللہ کی پناہ مانگنا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ)). [1]

”ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا، اب ان کی زیارت کیا کرو، کیونکہ وہ دنیا سے بے رغبت کرتی ہیں اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں“۔

ان دو مقاصد کے علاوہ قبرستان جانا جائز نہیں۔ خاص طور پر قبر والے سے مانگنا، اس کی قبر پر میلہ لگانا، ڈھول بجانا، نذر و نیاز کا اڈا اور آستانہ بنانا، یہ تو صریحاً حرام اور ناجائز ہے۔

قبرستان کی زیارت صرف اس وجہ سے جائز قرار دی گئی ہے کہ اس سے آدمی کو اپنی موت یاد رہے گی۔ اپنے لیے اللہ سے گناہوں کی بخشش مانگے گا

---

[1] ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ما جاء في زيارة القبور، رقم: ١٥٧١.

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور مردوں کے لیے بھی بخشش مانگے گا۔ اس کے علاوہ اگر وہ قبر والے سے مانگنا شروع کر دے تو پھر اس نے وہی کام کیا ہے جس کی وجہ سے قبرستان جانے سے پہلے آپ ﷺ نے منع کر دیا تھا۔

بہت زیادہ قبرستان جانے والی عورتوں پر لعنت:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ. [1]

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے"۔

تذکرہ:

عورتوں کے لیے زیادہ قبرستان جانا فتنے کا باعث ہے، اس لیے آپ ﷺ نے عورتوں کو رخصت تو دی ہے لیکن کثرت سے جانے والی عورت پر لعنت بھی کر دی ہے۔ اس کی توجیہ یہ ہے کہ آپ نے "زَوَّارات" مبالغہ کا صیغہ استعمال کیا ہے، جو کثرت اور زیادتی پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی جو عورتیں زیادہ کثرت سے قبرستان جاتی ہیں ان پر لعنت ہے۔ لیکن صد افسوس آج نام نہاد مسلمان خواتین بکثرت قبرستان جانے کو بڑی پارسائی سمجھتی ہیں اور کئی عورتیں کسی قبر کی مجاور بن کر بیٹھنے کو فخر سمجھتی ہیں۔ ایسی عورتوں کو یہ سمجھ لینا چاہیے یہ لعنتی کام تو ہو سکتا ہے، قابل فخر ہرگز نہیں۔ قبروں کی پوجا پاٹ سے روکنے کے لیے درج ذیل امور سے آپ نے منع کر دیا۔

---

[1] ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی کراهیة زیارة القبور للنساء، رقم: ۱۰۵٦.
نسائی، رقم: ۲۰۴۳. ابن ماجه، رقم: ۱۵۷۵. أحمد، رقم: ۲۰۳٦.

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قبروں کو چونا گچ کرنے سے ممانعت:

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْھَا وَأَنْ یُّبْنٰی عَلَیْھَا وَاَنْ تُوْطَأَ۔ [1]

"جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے پختہ کرنے، ان پر لکھنے (کتبے لگانے) اور ان پر عمارت بنانے اور انہیں روندنے سے منع فرمایا"۔

قبروں پر چراغاں کرنے والوں پر لعنت:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ، وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔ [2]

"ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں اور ان پر چراغاں کرنے والوں پر لعنت فرمائی"۔

قبروں پر عمارت اور اس کی مجاوری سے ممانعت:

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

((نَھٰی اَنْ یُّقْعَدَ عَلَی الْقَبْرِ وَاَنْ یُّجَصَّصَ وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْہِ))۔ [3]

"اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا قبر پر مجاور بن کر بیٹھنے سے، قبر کو

---

[1] ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی کراھیۃ تجصیص القبور والکتابۃ علیھا، رقم: ۱۰۵۲ واللفظ لہ۔ مسلم، کتاب الجنائز، رقم: ۹۷۰۔ نسائی: ۲۰۲۸۔ ابوداؤد: ۳۲۲۵۔ مسند احمد: ۱۳۷۳۵۔

[2] أبوداؤد، کتاب الجنائز، باب فی زیارۃ النساء القبور، رقم: ۳۲۳۶۔ ترمذی، رقم: ۳۲۰۔ نسائی، رقم: ۲۰۴۳۔

[3] أبوداؤد، کتاب الجنائز، باب في البناء علی القبر: ۳۲۲۵ إسنادہ صحیح۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پختہ بنانے اور قبر پر کوئی عمارت بنانے سے"۔

قبروں کی مجاوری سے آپ ﷺ نے بڑی سختی سے منع فرمایا:

((لَأَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ)).[1]

"تم میں سے کوئی آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے وہ انگارہ اس کے کپڑوں کو جلاڈالے اور پھر اس کی کھال کو جالگے، یہ تکلیف اس عمل سے کہیں بہتر ہے کہ کوئی شخص قبر (کا مجاور بن کر اس پر) بیٹھ جائے"۔

قبرستان میں نماز پڑھنے سے ممانعت:

((عَنْ أَبِي الْمَرْثَدِ الْغَنَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَاتُصَلُّوْا اِلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا)).

"ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ نے فرمایا: قبروں کی طرف رُخ کرکے نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو"۔

قبرستان میں اللہ کے لئے نماز پڑھنا بھی ناجائز ہے کیونکہ یہاں شبہ پیدا ہوتا ہے کہ شاید یہ قبر والوں کی عبادت کر رہا ہے۔ اور اس سے قبرستان عبادت خانہ بن جائے گا، شریعت نے اس خطرے کے پیش نظر یہاں اللہ کے لئے نماز پڑھنا بھی منع کردیا ہے۔ لیکن افسوس ہے ایسے لوگوں پر جو مسجد میں کسی مولوی، صوفی، پیر کی قبر بنالیتے ہیں اور پھر اس سے مانگنا شروع کردیتے ہیں۔ شریعت نے قبور کی طرف یا قبور پر نماز پڑھنے سے منع کردیا ہے۔

مسند امام احمد کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو اللہ کی بدتر اور شر انگیز مخلوق قرار دیا جو قبروں کی پوجا کرتے ہیں۔

---

[1] مسلم، كتاب الجنائز، باب النهي عن الجلوس، ح:۹۷۱.

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

وَاعْلَمُوْا إِنَّ شِرَارَ النَّاسِ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ. [1]

"آپ یقین کرلیں کہ بدترین لوگ وہ ہیں جو قبروں کو سجدہ گاہ بناتے ہیں"۔

شہر گوجرانوالہ میں بریلوی مکتب فکر کے ایک بزرگ تھے جب وہ بیمار ہوئے تو اس وقت ان سے کسی کو ملنے نہیں دیا جاتا تھا۔ جو کوئی ان سے ملنے جاتا یہ کہہ کر واپس بھیج دیا جاتا کہ مولانا صاحب کی طبیعت انتہائی زیادہ خطرناک ہے، ان سے ملاقات بھی نہیں ہوسکتی۔ اس وقت نہ ان کے حجرے کے باہر بیٹھ کر کسی نے ان کے لئے اللہ سے دعا کی اور نہ ہی ان سے کسی نے اپنے لیے دعا کروائی اور نہ ہی ان سے کسی نے دعا مانگی، کیسے مانگتے؟ انہیں نظر آرہا تھا مولانا صاحب خود ختم ہو رہے ہیں ہمیں کیا دیں گے۔ لیکن حیرت در حیرت ہے جب وہ فوت ہوگئے تو ان کی قبر مسجد میں بنا کر لوگوں کی زیارت گاہ مقرر کر دی اور لوگوں نے مشکلات اور پریشانیوں کے مسائل کا حل اس قبر کو سمجھ لیا ہے۔ اسے کہتے ہیں زندہ لاکھ کا مردہ سوا لاکھ کا۔

یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "جب اللہ کے رسول ﷺ کی وفات کا وقت قریب آگیا اور مرض شدید سے شدید تر ہو گیا تو آپ ﷺ اپنی چادر بار بار اپنے چہرے پر ڈالتے، جب ذرا افاقہ ہوتا تو چادر کو چہرے سے ہٹا لیتے۔ اضطراب و پریشانی کی اس حالت میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا)).

---

[1] مسند أحمد: ١٦٩٣ و ١٦٩٦ و ٣٨٣٤ و إسناده صحيح فيه إبراهيم بن ميمون وهو ثقه، صدوق، وسعد بن سمرة الفزاري ثقه صدوق و ثقه النسائي و ابن حبان، تعجيل المنفعه.

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

یہودیوں اور عیسائیوں پر اللہ کی لعنت ہو، ان لوگوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”اللہ کے رسول ﷺ اپنے لوگوں کو یہودیوں اور عیسائیوں کے اعمال سے ڈرا رہے تھے“۔ [1]

صحیح بخاری کی دوسری روایت (۴۳۷) میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے یوں فرمایا:

((قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)).

”یہودیوں کو اللہ برباد کرے، ان لوگوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا“۔

یاد رہے! یہودی اور عیسائی قبروں پر آستانے بناتے، انہیں پختہ کر کے مزار بناتے اور میلے لگاتے تھے، وہ آج بھی ایسا کرتے ہیں۔ وہ اپنے عام لوگوں کی قبروں کو بھی پختہ بناتے ہیں، کتبے لگاتے ہیں اور ان پر مرنے والے کا نام لکھتے ہیں، اس میں تصویریں بھی جڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی حرکات سے محفوظ فرمائے کہ ان حرکات کی وجہ سے یہودی اور عیسائی اللہ کے آخری رسول ﷺ کی زبان سے لعنتی قرار پائے۔

آپ ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں قبر پرستی کے متعلق اتنے سخت الفاظ اس لیے استعمال کیے تاکہ آپ کی قبر کو کوئی عبادت گاہ نہ بنائے۔ اس کو مشکلات کے حل کا مرجع نہ بنائے، ساری زندگی اللہ کی طرف بلاتے رہے لیکن آپ ﷺ کے جانے کے بعد آپ کو لوگ مشکل کشا سمجھ لیں، یہ تو آپ ﷺ کی ساری زندگی کی محنت کو رائیگاں کرنے والی بات ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں قبر پرستی سے سختی سے روکا اور خاص کر اپنی قبر کی پوجا

---

[1] بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی البیعۃ: ۴۳۵، ۴۳۶.

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پاٹ اور میلہ گاہ کے بنائے جانے سے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتے رہے:

"اے اللہ! میری قبر کو میلہ گاہ بنانے سے محفوظ فرما، اس کو عبادت گاہ بنانے سے محفوظ فرما"۔ [1]

آخری وقت قبر پرستی کے متعلق آپ ﷺ کا وعظ

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "وفات سے پانچ دن قبل میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ، إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ)). [2]

"خبردار ہو جاؤ! وہ لوگ جو تم سے پہلے گزر چکے، وہ اپنے نبیوں اور اپنے نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیتے تھے۔ آگاہ ہو جاؤ! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، میں تم لوگوں کو اس سے منع کر رہا ہوں"۔

کیا میری قبر پر بھی سجدہ کرو گے؟

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ: لَرَسُولُ اللهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ يُسْجَدَ لَكَ فَقَالَ لِي: ((أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ؟)) فَقُلْتُ: لَا. فَقَالَ: ((لَا تَفْعَلُوا، لَوْ كُنْتُ آمِرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللهُ لَهُمْ

---

[1] مسند احمد، رقم: ۷۳۶۱۔

[2] مسلم، کتاب المساجد، باب النهي عن بناء المسجد على القبور...، الخ: ۵۳۲۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ)). [1]

"قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حیرہ پہنچا تو میں نے وہاں کے باشندوں کو اپنے سپہ سالار کے آگے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا زیادہ حق ہے کہ انہیں سجدہ کیا جائے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا: میں حیرہ گیا تھا میں نے وہاں کے باشندوں کو اپنے سپہ سالار کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، آپ زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے بتاؤ اگر تم میری قبر کے پاس سے گزرو تو کیا تم اسے سجدہ کرو گے؟" میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مت کرو، اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں، اس لیے کہ جو حق اللہ نے انہیں ان پر عطا کیا ہے"۔

تذکرہ:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کسی نبی کے لائق نہیں کہ وہ نبوت و رسالت ملنے کے بعد لوگوں سے اپنی عبادت کروائے اور یہ کہے کہ میرے بندے ہو کر میری بندگی کرو بلکہ وہ یہی کہے گا کہ تم صرف اور صرف رب کی بندگی کرو، یعنی کسی بشر کو یہ لائق ہی نہیں کہ وہ لوگوں سے خود کو سجدہ کروائے یا اپنے آگے جھکائے، بلکہ سچا ولی اور نبی، پیغمبر علیہ السلام لوگوں کو رب کے آگے جھکائیں گے، اللہ کو سجدہ کروائیں گے اور خود بھی اسی کو سجدہ کریں گے۔

---

[1] أبوداؤد، کتاب النکاح، باب فی حق الزوج علی المرأة، رقم: ۲۱۴۰.
دارمی، رقم: ۱۴۶۳.

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ﴾ (آل عمران: ۷۹)

"کسی انسان کا یہ کام نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کتاب، حکمت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کے بجائے تم میرے بندے بن جاؤ وہ تو یہی کہے گا کہ سچے ربانی بنو جیسا کہ اس کی کتاب کی تعلیم کا تقاضا ہے جسے تم پڑھتے ہو اور پڑھاتے ہو"۔

اس آیت کی عملی مثال کے لیے مذکورہ واقعہ آپ کے سامنے ہے۔ صحابی رضی اللہ عنہ آپ کو سجدہ کرنے کی خواہش کا اظہار کر رہے ہیں لیکن آپ صرف اپنی زندگی تک ہی نہیں بلکہ زندگی کے بعد بھی قبر پر سجدہ کرنے سے منع کر رہے ہیں، برہمی اور ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں۔ کاش کہ آپ کا نام لینے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو سمجھیں اور بزرگوں ولیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانے سے باز آجائیں۔

آپ نے قبر اور قبرستان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین ملاحظہ فرمائے۔ کس طرح اور کتنی سختی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو قبرستان میں عبادت کرنے سے منع کیا، اور قبر کو کسی بھی حوالے سے نمایاں کر کے اس کو اڈا بنانا، مزار بنانا، قبر کو مشکلات کا حل قرار دینا لوگوں کی زیارت گاہ بنانا، اس کے ارد گرد قرآن خوانی کرنا، نوافل کا اہتمام کرنا، یہ ساری چیزیں شریعت اسلامیہ کی روح کے خلاف ہیں، لیکن آپ نے دیکھا لوگوں نے ایک بابا کو مرنے کے بعد اس کی قبر پر کمرہ سا بنا کر اسے آستانہ کا نام دیا اور وہاں گلہ رکھ کر مانگنے کا ذریعہ بنالیا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جتنے بھی انبیاء علیہم السلام مبعوث
ہوئے انھوں نے غیر اللہ کے اڈے،
آستانے اور معبودان باطلہ کا رد کیا، ابراہیم علیہ السلام
نے معبودوں کو توڑ دیا، موسیٰ علیہ السلام نے جلا دیا، نوح علیہ السلام
نے بددعا کی: ''اللہ ایک بھی نہ چھوڑ'' امام الانبیاء نے تین
سو ساٹھ بت گرائے اور لات، منات، عزیٰ، سواع،
ذوالخلصہ کا قلع قمع کروا دیا۔
مجاہدین نے ممالک و بلاد فتح کر کے غیر اللہ کے اڈے ختم کر کے
اسلام کا جھنڈا لہرایا، قتیبہ بن مسلم نے سمرقند میں، محمد بن
سبکتگین نے سومنات کا مندر گرا کر اسلام کا جھنڈا لہرایا
اور آج پہاڑی پور میں اہل توحید نے ٹاہلی
کاٹ کر توحید کا جھنڈا لہرا دیا۔

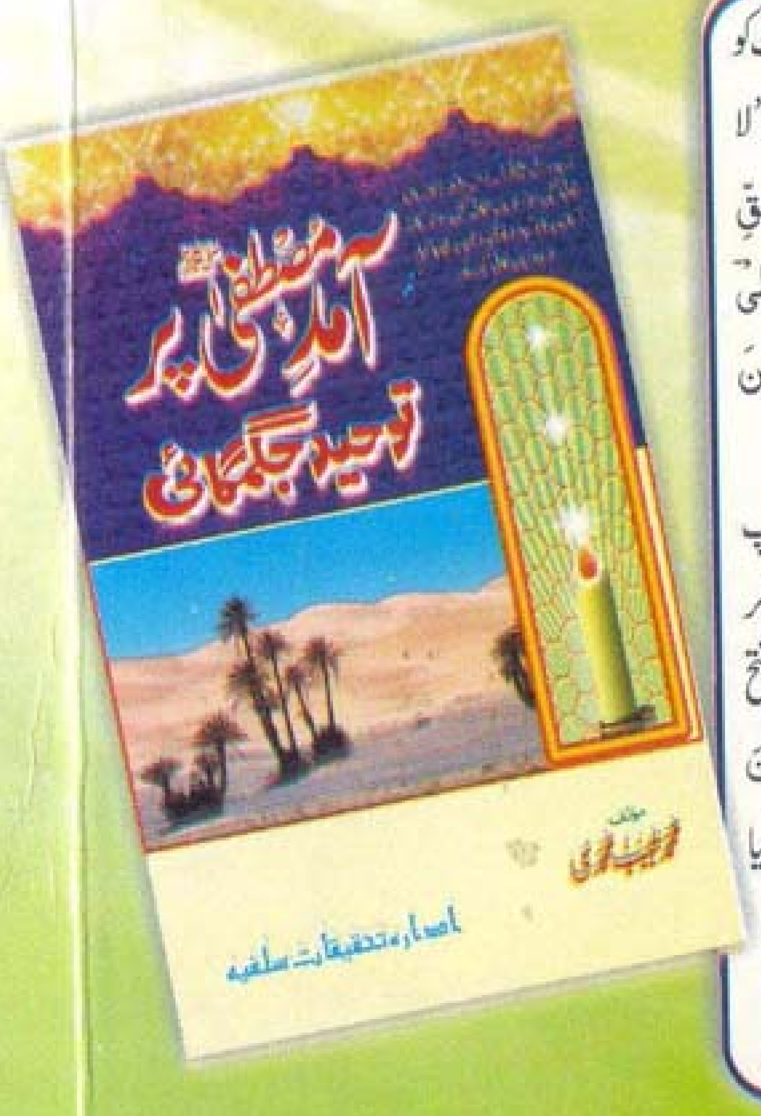

رسول اللہ ﷺ نے جس چیز کی جس طریقے اور انداز سے دعوت پیش کی آج بھی اسی دعوت کو اسی طریقے سے پیش کرنے کی ضرورت ہے، رسول اللہ ﷺ کی آمد کا مقصد کلمۂ توحید ''لا الٰہ إلا اللہ'' ساری دنیا پر غالب کرنا تھا: ﴿هُوَ الَّذِىٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ﴾ [التوبة: ٣٣]، ﴿قُلۡ هٰذِهٖ سَبِيۡلِىۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيۡرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِىۡ وَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ﴾ [یوسف: ١٠٨]

اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کے مقصد بعثت پر دلائل کا انبار لگا دیے گئے ہیں جس سے آپ کو یقینی علم ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ دعوت توحید کو لے کر آئے اور بتوں کو اپنی چھڑی سے گرا کر جاء الحق وزهق الباطل إن الباطل كان زهوقا سے اپنی فتح کا اعلان کر دیا اور اس فتح پر پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تسبیح اور تقدیس کا حکم دیا: ﴿فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾ جس شخص نے توحید کو نہیں سمجھا اور نہ ہی اسے غیر خدا سے پاک صاف کر کے بیان کیا ہے، اس نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کو ہی قبول نہیں کیا۔
﴿فَاِنَّهُمۡ لَا يُكَذِّبُوۡنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجۡحَدُوۡنَ﴾ [المائدة: ٣٣]

اداره تحقیقات سلفیه

آبادی محبوب عالم نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ 0300-7453436